لختے برد از دل گزرد ہر کہ ز پیشم
من قماش فروش دل صد پارۂ خویشم

نرالا عاشق

ایک تاریخی ناول

حسن عشق کی جیتی جاگتی تصویر

راز و نیاز کا دلفریب منظر، ہجر و وصال کا انوکھا سمان، سوز و
گداز کا دلکش البم، نوابی دربار کا فوٹو حضرت سلطان عالم
محمد واجد علی شاہ نور اللہ مرقدہٗ کی ولیعہدی
کا سچا واقعہ

مصنفہ مرزا فدا علی صاحب خنجر لکھنوی

جسے
مینیجر ناول ہوس لکھنؤ نے
ہمدم برقی پریس لکھنؤ میں چھپوا کر شائع کیا
بار دوم ۲۰۰۰ جلد
قیمت مجلد

ناولِ ہوس لکھنؤ

شیطان زادہ

حرکتین نام ہی سے ظاہر ہین پڑھئے اور ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہو جائیے۔ شریر لڑکے کی شرارتون کا مرقع۔ قیمت صرف ۴/

میان پوت

اسے پڑھ کر خواہ مخواہ ہنسی آتی ہے زبان ادبیت کا نمونہ ہے جو لوگ سچ مچ میاں پوت ہین وہ آئین اپنی تصویر دیکھین ۴/

محاصرۂ پیرس

قیصر جرمن کی پولیٹکل چالین پیرس کا زبردست محاصرہ اہل فرانس کا انداز مدافعت وغیرہ۔ قیمت ۶/

سراب فیشن

ایک یوروپین تہذیب کے دلدادہ کی پُر درد داستان۔ محبت کا معاملہ تعلیم و تجارت کا موازنہ۔ قیمت صرف ۶/

ہوائی بندوق

ایک انوکھی ہوائی بندوق سے ایک رئیس کا قتل۔ قیمت ۲/

انجام محبت

محبت کا دردناک انجام تجربہ کار اور الھڑ لوگون کی حفت خیز اٹھکیلیان۔ قیمت ۴/

بہادر ترک

ایک بہادر ترک کی جانبازی و سرفروشی روسیون کے جان توڑ مقابلے۔ قیمت ۶/

بیٹے کا قاتل

۲۵ء کے دردناک واقعہ کو ناول کے پیرایے مین دلچسپ عنوان سے بیان کیا ہے۔ قیمت ۴/

انوکھا فقیر

یوروپین فقیر کی عجیب و غریب داستان جسے پڑھ کر آپ دنگ ہو جائینگے۔ قیمت ۴/

پاربتی

ایک وفادار لڑکی کا افسانۂ محبت ہے۔ قیمت صرف ۴/

ناول ہوس لکھنؤ

نرالا عاشق

باب ۱

اگلا مذاق اگلی سی وہ گفتگو کہاں
پہلے تھی جس کی دھوم وہ اب لکھنؤ کہاں

یوں تو کوئی مقام کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں کہیں انقلاب روزگار نے اپنا تصرف کیا ہو
لیکن لکھنؤ زمانے کے زبردست ہاتھوں سے کچھ ایسا تہ و بالا ہوا کہ آج تک سنبھلنا تو سنبھلنا
اپنی اجڑی ہوئی حالت پر قائم رہنا دشوار ہے وہ گھرانے جو اپنے عہد حکومت میں صرف دو گھڑی
دلچسپی کے لئے لاکھوں صرف کر دیتے تھے آج ایک شمع مزار اور دست دعا کے محتاج تیرہ و تار کوٹھری
(قبر) میں پڑے ہوئے قیامت کا انتظار کر رہے ہیں ۱۱ سہ

پڑے ہوئے ہیں تہ خاک خسروان جہان
نہ وہ شکوہ نہ وہ اقتدار باقی ہے

اب نہ وہ رنگ رلیاں منائی جاتی ہیں نہ انجمن آرائی کا خیال ہے نہ تعمیر باغ کی فکر نہ صحبت
نشاط کی آراستگی کی آرزو خواب مرگ سے ایسی محبت ہو گئی ہے کہ آغوش لحد میں عروس
خلوت کو گلے لپٹائے پڑے ہیں۔ چونکنا یا ہوشیار ہونا کیسا کروٹ لینا تک محال ہے۔
یہ سب گردش فلکی ہے جو ہمارے پیش نگاہ ہے لیکن ان مرنے والوں کے وہ واقعات
جو انکی فراخ دلی اور حوصلہ مندی کے گواہ ہیں اور یونہی ہمیشہ درخشاں رکھیں گے ہندوستان
میں بچہ بچہ کی زبان پر ہیں شہر لکھنؤ کے بڑے بڑے امام باڑے عظیم الشان مسجدیں فلک
شکوہ مکانات نمونہ بہشت باغات وغیرہ ہنوز ان کی پرانی شان و عظمت شکوہ و سطوت کا اظہار
کر رہے ہیں ہاں وہ عمارتیں جن پر انقلاب کا قبضہ ہو چکا ہے اپنی شکستہ حالی سے تصویر عبرت
بنی ہوئی ہیں ۱۱

خیر یہ تو دنیا کا دستور ہی ہی جو سلف سے ہوتا آیا ہی اور برابر یونہین جاری رہیگا ہم ناظرین کو اس زمانہ کی تصویر کھینچکر دکھانا چاہتے ہین جب حضرت ثریا جاہ محمد امجد علی شاہ لکھنؤ کے تخت پر جلوہ فروز تھے یہ وہ زمانہ ہے کہ حضرت محمد علی شاہ رحلت کر چکے ہین لکھنؤ شباب پر ہے۔ ہر فن کے کامل دربار مین جمع ہین بچے بوڑھے جوان سبھی پر لطف زندگی بسر کر رہے ہین شہر مین ہن برس رہا ہی خصوصًا وارث تخت و تاج ہونہار شاہزادہ خورشید حشمت مرزا محمد واجد علی کی بزم آرائی اور شوقینی کا آوازہ کوچہ و بازار مین گونج رہا ہی۔ دن رات محفل عیش و سرور گرم رہتی ہی۔ ارباب نشاط کی چاندی ہی روپیہ ٹھیکریون کی طرح بے غل و غش اڑ رہا ہی۔

ہم جس رات کا احوال قلمبند کرنا چاہتے ہین وہ برسات کی اندھیری رات ہی۔ آسمان پر کالی کالی گھٹائین چھائی ہوئی ہین ننھی ننھی بوندیان پڑ رہی ہین " ٹھنڈی ٹھنڈی دل خوش کن ہوا کے جھونکے چل رہے ہیں جس سے عجیب فرحت ناک کیفیت طاری ہو جاتی ہی "

اسوقت حضور باغ پر بلا کا جوبن پھٹ پڑا ہے چارون طرف روشنی کا اہتمام ہی مرغان زمزمہ سنج درختون پر نغمہ سنجی کر رہے ہین۔ طاؤسان زرین قبا سبز پال کھولے باغ مین ادھر ادھر ناچتے پھرتے ہین گلزار کی روشون پر لکہ ابر آب پاشی کر رہا ہی۔ بارہ دری مین محفل عیش و نشاط منعقد ہے مسند پر شاہزادہ والا تبار مرزا ولیعہد بہادر ان کے گرد مصاحبین حلقہ کیے ہوئے بیٹھے ہین چنور بردار بھاری بھاری کار چوبی پوشاکین پہنے ہوئے چنور مرصع کار ہلا رہے ہے۔ ناچ گانے کا شغل جاری ہی ہر شخص اس محفل مین بایا جو جو بھی نئی دلہن کی طرح سنواری گئی تھی جوش انبساط مین عیش و عشرت کی داد دے رہا ہی بقول شاعر

اگر فردوس بر روے زمین است
لاعلم
ہمین است و ہمین است و ہمین است

ہنوز یہ صحبت اسی طرح جاری تھی کہ ناگاہ چوبدار نے جرنیل صاحب مرزا سکندر حشمت بہادر کی تشریف آوری کی خبر دی جس سے تھوڑی سی بے ترتیبی بدنظمی پھیل گئی ہر شخص برائے تعظیم و استقبال کھڑا ہو گیا ولی عہد بہادر تا بائین فرش پیشوائی کے لیے گئے اور اپنے چھوٹے بھائی جرنیل صاحب کو مسند پر اپنے پہلو مین جگہ دی حضار محفل قاعدے قاعدے سے بیٹھ گئے رقص و سرود شروع ہوا "

ایک آدھ چیز سننے کے بعد جرنیل صاحب نے ولیعہد بہادر سے سلسلہ کلام شروع کیا "

جرنیل صاحب نے فی الواقع اس طوائف کی تعریف جسقدر سنی تھی صحیح ہی۔ مگر آج میرے یہاں نہ معلوم کہان سے ایک طوائف جو تصاویر کے پردے میں سے آ نکلی تھی حقیقت یہ ہے کہ اسکی جسقدر تعریف کیجائے کم ہے

حسن و خوبی میں یکتا گانے بجانے میں بے مثل و بے نظیر علم صحبت سے واقف ہے.........

ولیعہد "بیتابانہ،" آہ بھائی تم نے بڑا غضب کیا جو اُسے میرے یہاں نہ لائے "

جرنیل صاحب "میں اسے ضرور خدمت والا میں حاضر کرتا لیکن اس وقت وہ میرے سامنے ناچ گاکر بہت خستہ ہوگئی ہے انشاء اللہ پھر کسی روز دکھا جائیگا"

اس گفتگو کے اختتام پر ولیعہد بہادر کے چہرے سے افسردگی کے آثار نمایاں ہوئے چونکہ بہار امیر و روز اول سے عیش پسند و جلد باز دل اپنے پہلو میں لایا ہی اسے اتنی تاب کہاں ایک مہ جبین رقاصہ کی تعریف سنکر صبر و تحمل سے کام لے "

اس ذکر کے بعد اُسکا دل نادان بچے کی طرح مچلنے لگا یہ بزم جو اندر کے اکھاڑے کی حقیقت سمجھتی تھی نظروں میں خار ہوگئی اور وہ بیتاب ہوکر جرنیل صاحب سے کہنے لگے "

ولیعہد "اگر آج وہ رقاصہ یہاں نہیں آسکتی تو کل تو کوئی عذر مانع نہ ہوگا "

جرنیل صاحب "انشاء اللہ کل ضرور تعمیل ارشاد ہوگی "

دو پہر رات گذر چکی تھی جلسہ برخاست ہوا جرنیل صاحب اپنی دولت سرا تشریف لے گئے اور عاشق مزاج مرزا ولی عہد بہادر دل پر چوٹ کھائے ہوئے اپنی آرام گاہ میں آئے اگرچہ تمام عیش و آرام کے اسباب جمع تھے لیکن جرنیل صاحب کی زبانی کسی برباد کن صبر و شکیب کی تعریف سنکر دل بے چین ہو رہا تھا۔ کسی طرح نیند نہ آتی تھی اور رات ختم نہ ہوئی تھی پریشانی سے الجھن اور الجھن کے ساتھ دل کی سوزش زیادہ ہو رہی تھی۔ الغرض تمام شب انتہا کی تکلیف اُٹھانے کے بعد نور سحر ظاہر ہوا انھوں نے مسہری سے اُٹھکر فریضہ سحری ادا کیا اور وظیفہ و تلاوت کلام اللہ میں مصروف ہوئے "

باب ۲

پھر کسی یکے ظلم سہنے کا ہوا ہے دل کو شوق
پھر ہوئی ہے مجکو فکر عاشقی تھوڑی بہت

وہی خوفناک اور تاریک رات اسی طرح سناٹا اور سکوت لیکن آج حضور باغ پر قیامت کی بہار ٹوٹ پڑی روشوں میں ٹھاٹھر بندی کی گئی ہے جا بجا بلوری کنول نصب ہیں خوش نما کے تھونوں میں شال بان اور لچکا لپٹا ہوا ہے۔ روشنی کی کثرت سے تیرہ و تار شب میں

روز روشن کی کیفیت پیدا ہی صفائی سے باغ کی سٹرکون پر ایک پتہ تک نہین نظر آتا ہی فوارے سر اٹھا کر فلک چھو لینے کا دعوا رکھتے ہین باغبان سرخ بانات کی وردیان اور ہاتھون مین سونے کے کرلے پہنے ہوئے باغ کی دیکھ بھال مین مصروف ہین چوبدار طلائی نقرئی عصا لئے کارچوبی وردیون سے مزین اپنے فرض منصبی کی تکمیل پر آمادہ و مستعد نظر آتے ایک طرف ہرکارون اور داروغہ ارباب نشاط مین آہستہ آہستہ کچھہ گفتگو ہو رہی ہی بارہ دری عروس نو کی طرح آراستہ و پیراستہ ہی فرش فروش جھاڑ کنول مردنگین فانوس الغرض آرایش کی تمام چیزین مہیا ہین جلسۂ عیش و طرب جمع ہی صدر مین مرزا ولیعہد بہادر داہنے بائین خواص مصاحبین اور زہرہ جبینان ہند بیٹھے ہین۔ لیکن آج مرزا ولی عہد بہادر کی مشتاق نظرین بار بار در کی جانب بڑھ جاتی ہین۔ لبون پر مہر سکوت ہی مصاحبین لاکھ لاکھ کوشش کرتے ہین اس افسردگی اور خموشی کو ظریفانہ مذاق سے دفع کرین مگر خدا جانے کون ایسا خیال ہی جو انھین کسی طرف متوجہ نہین ہونے دیتا۔"

یہان کی یہ حالت بہت دیر تک رہی اور خدا جانے کب تک یہ افسردگی اور سکوت قائم رہتا اگر چوبدار جرنیل صاحب کی آمد کی خبر نہ دیتا۔"

ادہر تو چوبدار نے مژدۂ جان بخش سنایا ادہر مرزا ولی عہد بہادر مع مصاحبین و رفقا پیشوائی کیواسطے تا پائین فرش اٹھکر آئے اور مرزا سکندر حشمت بہادر کو اپنے برابر مسند پر بٹھایا اور بعد معمولی صاحب سلامت و مزاج پرسی گفتگو ہونے لگی۔"

ولیعہد" کل جس امر مین گفتگو ہوئی تھی اسکی کیا ٹھہری۔"

جرنیل صاحب" حاضر ہے۔"

ولیعہد" پھر بلوانے مین کیا دیر ہے۔"

جرنیل صاحب" صرف آپکی اجازت درکار تھی۔"

اسکے بعد جرنیل صاحب نے آہستہ سے ایک شخص کے کان مین کچھہ کہا اسنے فوراً ایک چوبدار کو حکم دیا۔ جو طائفہ حضور جرنیل صاحب بہادر کے ہمراہ آیا ہی اسے تیار ہونیکا حکم دیا جائے جس کی فوراً تعمیل کی گئی۔"

تھوڑی دیر کے بعد اٹھارہ [۱۸] یا انیس [۱۹] برس کی نہایت حسین خوبصورت عورت جس کا رنگ کندن کیطرح دمک رہا تھا اودی اطلس کا پائجامہ سرخ مصالحہ دار پہنے کامدانی کا آنچل پلو دار ڈوپٹہ اوڑھے بصد ناز و انداز دل عشاق پامال کرتی ہوئی خرامان خرامان چلی آتی ہی پیچھے پیچھے سازندے ساز و سامان سے درست ہمراہ ہین۔"

ہمارا ہیرو جو ایک روز قبل تعریف سنکر بے چین ہو گیا تھا اسکے انتظار مین ہمہ تن چشم تھا اب جو اس قتالہ عالم سے نگاہ چار ہوئی فوراً تیر نظر اپنا کام کر گیا ہر چند دونو ہاتھون سے دل و جگر سنبھالا لیکن زبان سے آہ نکل گئی اگر صحبت مین بحشمون کا مجمع نہ ہوتا تو یہ تو گرفتار محبت حالت بیخودی مین ضرور داستان شروع کر دیتا یہ تو کہئے خیریت گذری جو حجاب نے لبون پر مہر سکوت لگا دی خدا نہ کرے کسی کو کسی سے محبت ہو جائے۔ اسوقت کا عالم دیکھنے کے قابل ہے مرزا ولی عہد بہادر کی للچائی ہوئی نظرین گل رخسار تاباں پر مثل بلبل بیتاب نثار ہو رہی ہیں کبھی نظرون ہی نظرون سے اہل محفل کی نگاہین بچا کر مصحف رخ کے بوسے لیے جاتی ہین گاہ وہی نظرین جو ابھی رخ مصفا پر جمی ہوئی تھین بخوف نظر زمین کیطرف جھک گئین مگر ہائے رے بیتابی مغالطے بیقرارین ہو کر پیدا ہوئی اور نظر بازی کے ذریعہ سے محبت کا اظہار ہونے لگا!!

ادہر تو ہمارا ہیرو دبی دبی محبت کے مزے دل ہی دل میں اٹھا رہا ہے جنا جلیب منصوب بیٹھے ہین اور یہ برباد کن صبر و شکیب حکم کی منتظر کھڑی ہے" یہ حال دیکھکر جرنیل صاحب نے مجرا شروع ہونیکا حکم دیا" ۵

حسن کیا کم تھا جو آئینہ کی کھولی قلعی
ایک حیرانی زیادہ ہوئی حیرانون پر
(اختر شاہ اودھ)

ادہر تو وہ زہرہ مثال مشتری تمثال ناچ مین مصروف ہے ادہر مرزا ولیعہد بہادر کی آنکھون سے اشک جاری ہین حاضرین محفل اگرچہ کچھ نہ کچھ روز ایسی کیفیت کا مشاہدہ کرتے رہتے تھے لیکن اسوقت کی بیتابی اور گریہ بے اختیار دیکھکر متحیر ہوے یا الٰہی یہ کیا ماجرا ہے۔ جو ولی عہد بہادر ایسے بے چین ہین جرنیل صاحب الگ دل ہی دل مین اس معاملہ پر غور کر رہے ہیں کچھ سمجھ مین نہین آتا آخر ایک مصاحب نے دست بستہ عرض کیا"

مصاحب "کیون حضور خیر مزاج کیسا ہے اسوقت چہرے سے کچھ افسردگی پائی جاتی ہے"

ولیعہد" ضبط کر کے کچھ نہین طبیعت آپ ہی آپ گری پڑتی ہے"

جرنیل صاحب" مناسب ہو تو آرام فرمایئے شب بھی نصف سے زائد گذر چکی ہے اور خدا نا کردہ طبیعت بھی کسی قدر ناساز ہے"

مصاحبین" متفق ہوکر" انسب ہے حضور نے نہایت معقول رائے دی قبلۂ عالم روز دوپہر کو آرام فرمانے کے عادی ہین آج تمام دن آرائش باغ میں مصروف رہے اور اتنی رات آگئی ابھی تک آرام نہین فرمایا اسی سبب سے دشمنون کی طبیعت کسل مند ہو گئی"

ولیعہد" کچھ سوچکر" اچھا جلسہ برخاست ہم آرام کرین گے"

حاضرین جلسہ شکرانے اپنے مکان سدھارے مرزا ولیعہد بہادر حرم سرا مین داخل ہوئے
مگر خلاف معمول چُپ چُپ بیگمین متحیر کیا ماجرا ہے اگرچہ مزاج کی کیفیت سے واقف ہین تاہم اتنا بیقرار
کبھی نہ دیکھا تھا اب جو یہ حالت دیکھی پریشان ہو گئین ایک دوسرے سے دریافت حال کرنے لگین
ادہر مرزا ولیعہد بہادر سر جھکائے ہوئے خاص کمرے مین تشریف لیگئے جہان پھولون مین بسی
ہوئی مسہری آغوش عاشق کی طرح انکا انتظار کر رہی تھی ہار اسپر وا سی طرح لبون پر مہر سکوت لگائے
ہوئے مسہری پر (آرام کرنا کیسا) بے تحاشا گر پڑا اسکے پہلو مین دل مضطر طائر نیم بسمل کی طرح
تڑپ رہا تھا۔ آنکھون مین تصویر جانان رقص کر رہی تھی۔ کچھ دیر پہلے جو دلکش منظر پیش نظر تھا ابھی
تک وہی سمان ہے کبھی بزم خیال مین کوئی زہرہ صفت مشتری خصال بصد ناز و انداز اسکی طرف مخاطب
ہے جسکے ہر اشارے پر صدہا بجلیان گر کر دل بیتاب کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہین کبھی کسی پری تمثال کے
پاؤن کے گھنگرو کی صدا صور اسرافیل پر خندہ زن ہے کیا عجب ہے جو لحد کے بے خبر سونے والے بھی انگڑائیان
لینے لگے ہون کبھی ناچ مین پہلو کے ٹکڑے دلون کو پائمال کیے ڈالتے ہین۔ اور اس گرفتار مصیبت
کی زبان سے اُف اُف نکل جاتا ہے۔ اشک حسرت رخسارون سے ڈھل ڈھلکر گلے تکیہ پر گر رہے ہین جس سے
تمام تکیہ تر بتر ہے خدمتگذاران خاص غمگین صورت بنائے ہوئے خاموش بیٹھے ہیں مالک کی بیچینی سے
خود بھی مبتلائے رنج ہین کسی مین دم مارنے کی تاب نہین لیکن ان عورتون مین ایکہا سن عورت جس کا
رنگ گندم گون مائل بسرخی ہے۔ اور رخسار پر ایک سیاہ تل ہے۔ بیدا سے دل کی طرح نمایان ہے بظاہر وضع
قطع سے ان عورتون کی سردار معلوم ہوتی ہے۔ چہرے سے شرافت و نجابت آشکار ہے قاعدہ بتاتا ہے
سرکار ولیعہد بہادر مین سرفراز ہے اور بہت کچھ رسوخ رکھتی ہے۔ اس نے مسہری کے قریب آکر آہستہ آہستہ
پاؤن دبانا شروع کیے۔ اسی تدبیر سے اسقدر ضرور ہوا کہ مرزا ولیعہد بہادر نے اپنی روتی ہوئی لال
لال آنکھین کھولین اسکی طرف دیکھا چونکہ اس عورت کو مرزا ولیعہد بہادر سے دلی محبت تھی لہذا اُن کے
تلوے دونون ہاتھون سے چٹ چٹ بلائین لیکر عرض کیا ؛؛

نجم النساء "(یہ اس عورت کا نام ہے) جان عالم مین آپکے قربان ہو جاؤن کیا بات ہے جو کل سے حضور کو افسردہ
خاطر دیکھتی ہون۔ برائے خدا کچھ لونڈی سے اشارہ ہو آخر وہ کونسی ایسی فکر ہے جس نے رات کی نیند دن کا
چین کھو دیا ہے تو وہ مزاج عالی کی کیفیت ہے کسی بات کی طرف رجحان ہے خدا کی قسم اگر رات کا دن اور دن کی
رات ہو جائے جب بھی کنیز حضور کی اطاعت و فرمانبرداری سے دست بردار نہو گی مجبور ہون سرکار کا باعث
کلفت نہین کہتا۔ اپنی جوانی کے تصدق مین کچھ زبان مبارک سے ارشاد فرمایئے ؛؛

ولیعہد:۔ ٹھنڈی سانس لیکر۔ آہ اے نجم النسا کیا بتاؤں جو دل کا حال ہے میری طبیعت سے
تم خوب واقف ہو آج ایک قتالۂ عالم نے خنجر ابرو سے دل دونیم کر دیا۔ قوت صبر جاتی رہی جس طرح
ممکن ہو میرے درد کا علاج کرو ورنہ بلاے فراق میرا کام تمام کر دیگی۔

نجم النسا:۔ خدا کیلیے جان عالم ایسی دلخراش باتین نہ کیجیے جو کنیز کا کلیجہ پھٹا جاتا ہے آخر یہ لونڈی
غلام کس روز کیواسطے ہے حضور پتہ بتائین مین خود اسکے مکان پر جا کر کسی طرح راضی کر کے لے آؤنگی۔

ولیعہد:۔ خوش ہو کر۔ ہان ہان مجھے تم سے ایسی ہی امید ہے مین جانتا ہون تم میری خیرخواہ ہو۔

نجم النسا:۔ یہ حضور کی ذرہ نوازی ہے جو کنیز کی نسبت ایسا فرماتے ہین ہم لوگ اپنی خوش نصیبی
پر جسقدر فخر و ناز کرین کم ہے خداوند عالم نے ہمین ایسا خلیق رحم دل آقا عطا فرمایا جسکی نظیر ملنا مشکل ہے۔

ولیعہد:۔ مین باتون مین تمھین اسکا پتہ بتانا بھول گیا کل مرزا سکندر حشمت جب محفل مین آئے تو
باتون باتون مین ایک طائفہ وزیرن نامی بی جان کی لڑکی کا ذکر کیا بلکہ بہت تعریف و توصیف
کی از بسکہ مین موسیقی کا شوقین ہون اسلیے مجھے اس کا اشتیاق ہوا۔ اور ان سے فرمائش کی
مجھے بھی اسکا ناچ دکھاؤ۔ لیکن اس روز تو انھون نے یہ کہدیا، آج وہ سیر سپاٹے کو باہر گئی ہے بہت
خستہ ہو گئی ہے انشاءاللہ کل حاضر کرونگا۔ چنانچہ آج وہ اس کو لائے واقعی مین نے کبھی ایسا حسین
خوش وضع معشوق نہین دیکھا۔ کمال تو یہ ہے کہ علاوہ حسن صورت کے ناچ گانے مین بھی بے مثل و بےنظیر ہے
مین نے جب سے اسے دیکھا ہے گھڑی بھر کیلیے وہ خیال دل سے نہین جاتا وہی پیارا پیارا نقشہ آنکھون مین سمایا ہوا ہے۔

نجم النسا:۔ حضور نے یہ نہین دریافت فرمایا اس کا مکان کہان ہے۔

ولیعہد:۔ جرنیل صاحب نے اثنائے گفتگو مین قصائی کے پل پر مکان بتایا تھا۔

نجم النسا:۔ اب حضور متفکر نہ ہون لونڈی بہت جلد یہ کام کریگی اور اسے کسی نہ کسی تدبیر سے
خدمت عالی مین حاضر کریگی۔

آدھی رات ہو چکی تھی ان باتون کے بعد مرزا ولیعہد بہادر نے آرام فرمایا نجم النسا اپنے
پلنگ پر جا کر لیٹین لیکن دل ہی دل مین کہتی تھین دیکھیے کون طریقہ اختیار کرنا چاہیے جو مفید
مطلب ہو ولیعہد بہادر کی عاشقانہ طبیعت روز بروز ترقی کرتی جاتی ہے بندگان عالی ان
حرکتون سے ناراض ہین اکثر ممانعت کی ہے یہ مانتے نہین ملازمون کی شامت خدا جانے کیا ہوگی ادھر انکی بےچینی
بھی باعث تکلیف ہے الغرض اسی طرح کے خیالات دماغ مین بسا کیے اور بہت دیر تک کروٹین
بدلا کی آخر بیبیات کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا نے دل خوش کن پنکھا جھلا نیند کا ایک جھونکا آیا جس نے سلا دیا۔

باب ۳

کہنے جاتے ہیں پریشانیِ خاطر اُن سے
جو نہین جانتے کیا شئے ہے پریشان ہونا

قصائی کا پل لکھنؤ کا ایک محلہ ہی جو چوک سے بہت قریب ہی شاہی زمانہ مین بہت آباد تھا لیکن غدر کے بعد جہان اور محلون پر وبال آیا وہان یہ بھی تباہ اور ویران ہوگیا اور ابھی تک غیر آباد پڑا ہی مکانات منہدم ہوگئے پل ابتک باقی ہی جسے زمانہ گذشتہ کی یادگار سمجھنا چاہئے ؀

ہم جس زمانہ کا حال لکھ رہے ہین اسی زمانہ مین یہ محلہ بھرا پرا تھا یہان ایک مکان دو منزلہ جو حقیقت مین چو منزلہ تھا دکھائی دیتا ہی اسکا ایک وسط کا کمرہ الیشانی ساز و سامان سے بہت اچھی طرح سجا ہوا ہے ایک جانب مسہری لگی ہی جس مین مخمل جالی دار کامدانی کا پردہ پڑا ہی مسہری کے محاذی قالیچہ بچھا ہے ایک گاؤ اور پہلو کے دو تکیے رکھے ہین قالین کے سامنے دو اگالدان ایک پاندان رکھا ہی صدر مین ایک کمسن حسین و خوبصورت عورت بیٹھی ہوئی پان لگا رہی ہی اسکے برابر ایک مسن عورت بیٹھی ہے جس کی صورت سے غیظ و غضب کے آثار نمایان ہیں پہلو کی جانب دو ڈھاڑی بیٹھے ہین ایک کے سامنے طبلہ بائین کی جوڑی رکھی ہے دوسرا سارنگی ملا رہا ہے ؀

اگر ہماری نگاہین قصور نہین کرتی تو ہم کہہ سکتے ہیں یہ وہی عورت ہی جو مرزا ولیعہد بہادر کی سرکار مین جرنیل صاحب کے ہمراہ حاضر ہو چکی ہے۔ ہمارا خیال صحیح ہی کیونکہ اسکی نائکہ ڈھاڑیوں سے وہین کے متعلق کچھ باتین دریافت کر رہی ہے ؀

بی جان ؀ کیون مراد خان (وزیرن کا استاد) کل ولیعہد بہادر کے یہان کیسا مجرا ہوا کچھ پسند بھی آیا یا نہین ؀

مراد خان ؀ آپ کے قدمونکی قسم بیوی ایسا نایاب مجرا ہوا کہ سب مان گئے۔

الٰہیا خان ؀ (طبلہ نواز) مجھے تو وہان کا رنگ بے رنگ معلوم ہوتا ہے ؀

بی جان ؀ یہ کیا ؀

الٰہیا خان ؀ مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا جب بی وزیرن مجرا کر رہی تھین تو ولیعہد بہادر کی آنکھون سے آنسو جاری تھے اور پھر تو بیچینی اس قدر بڑھی کہ محفل ہی برخاست ہوگئی ؀

مراد خان "اگر بی وزیرن ولی عہد بہادر کی نظروں پر چڑھ گئیں تو چاندی ہی چاندی ہے"
بی جان "خدا نہ کرے ایسا ہو میری بچی تو گویا قید ہو جائیگی۔
الہیا خان "یہ آپ کیا کہتی ہیں جو لوگ ولی عہد بہادر کی سرکار میں ہیں انھیں دیکھیے کسقدر زر روپیہ پیدا کر رہے ہیں۔
مراد خان "سننے میں آیا ہے صاحب عالم کے کئی محل ہو چکے ہیں اور ان کے عزیز و اقارب خوب خوب ہتھے صاف کر رہے ہیں۔
بی جان۔ یہ سب کچھ ہے لیکن مجھے اپنی وزیرن کا خیال ہے یہ کڑھے گی ورنہ کیا روپیہ کسی کو برا معلوم ہوتا ہے۔
الہیا خان "یہ خیال ہی خیال ہے وہاں اچھا کھائینگی اچھا پہنیں گی تو کیوں گھبرانے لگیں لیکن بی وزیرن جان صاحبہ ہیں نہ بھولئے گا ولیعہد بہادر سے سفارش کر دیجئے گا"
وزیرن "دل و جان سے وہ وقت تو آنے دیجئے۔
یہاں یہی گفتگو تھی کہ ایک نوجوان شخص جو بظاہر شریف مگر نہایت مفلوک الحال تھا کمرے میں داخل ہوا اور سلام کر کے کہنے لگا۔
شخص "داروغہ صاحب یہاں تشریف لانا چاہتی ہیں پردے کا انتظام کر دیا جائے مجھے اطلاع کرنے کے لئے بھیجا ہے۔
بی جان "کون داروغہ صاحبہ۔
شخص "نجم النسا بیگم صاحبہ جو مرزا ولیعہد بہادر کی سرکار میں زنانخانے کی داروغہ ہیں"
بی جان "متعجبانہ لہجہ میں شاہی داروغاؤں کا میرے یہاں کیا کام؟
شخص "مجھے خوب یاد ہے جس مکان کا پتہ دیا ہے وہ یہی مکان ہے اچھا آپ اپنا نام بتا دیجئے
بی جان "میرا بی جان نام ہے اور یہ جو بیٹھی ہیں انھیں وزیرن کہتے ہیں۔
شخص "بس بس بہت ٹھیک ہے یہیں بھیجا گیا ہوں۔
بی جان "کچھ سوچ کر "اچھا تم کہدو شوق سے تشریف لائیں گھر سے پردہ ہو جائیگا۔
اس قدر گفت و شنید کے بعد وہ شخص چلا گیا اس کے جانے کے بعد یہاں جو بات چیت ہوئی وہ یہ ہے۔
مراد خان "مبارک ہو لیکن لالچ آکر بے سمجھے بوجھے نہ گر پڑنا۔

بی جان "واہ واہ مجھے کہتے ہو کس ترکیب سے بات چیت کرتی ہوں سن کے سکتا ہی نہ ہو جائے کوئی میرا پیٹ چھوٹا ہے جو ذرا مین بھر جائے ہزارون کے وارے نیارے ہون گے۔

الہیا خان۔ بی وزیرن جان اگر مناسب ہو تو آپ جھوٹ موٹ اپنی والدہ کی نظر بچا کر دار وغہ صاحبہ پر ولیعہد بہادر سے اپنا عشق ظاہر کر دیجئے گا۔

بی جان "تم دیکھو تو مین کسطرح اس کام کو کرتی ہون مین تو ولیعہد بہادر کی ملازمت سے انکار کرونگی اور وزیرن کو سکھا دونگی یہ ہر شخص سے اپنی مجبوری ظاہر کرے اور کہے کہ اماں مجھے وہان نہین جانے دیتین۔ ولیعہد بہادر یہ خبرین سنکر زیادہ بیتاب ہونگے جب اشتیاق خوب زیادہ بڑھ جائیگا تو جو کہونگی وہی ہوگا اس مین شک نہین وزیرن کی آزادی چھین جائیگی لیکن روپیہ خوب ملیگا"

مراد خان "واسدمان گئے تم بھی بڑی چالاک ہو اس ترکیب سے ولی عہد بہادر تو خیر بچے ہی ہین بڑے بڑے گھاگ مار کھا جاتے ہین۔

یہان یہی ذکر تھا کہ پھر وہی شخص جو تھوڑی دیر قبل آیا تھا آکر کہنے لگا۔

شخص "سواری آگئی۔

یہ سنکر دونو ڈھاڑی اُٹھکر دوسرے کمرے مین چلے گئے یہان صرف بی جان اور وزیرن رہگئین جب پردہ ہوگیا تو وہی مسن عورت برقع اوڑھے ہوے کمرے مین داخل ہوئی۔ صاحب سلامت مزاج پرسی کے بعد وزیرن کے پاس بیٹھ گئی۔

بی جان "بیگم آپنے کیون تکلیف فرمائی جو ضرورت تھی اپنے آدمی سے کہلوا بھیجتین۔

نجم النسا "تکلیف کیسی ہمین تو مالک کی بےچینی دور کرنے مین راحت ہے جرنیل صاحب کے ہمراہ تمہاری صاحبزادی ہماری سرکار مین آئی تھین ماشاءاسد بہت اچھا مجرا کیا صاحب عالم تعریف کرتے تھے مجھسے کئی دفعہ انکا تذکرہ کیا اگر اسکا سلسلہ وہان ہو جائے تو بہت اچھا ہے۔

بی جان "جی ہان اگر ایسا ہو تو اسکی خوش قسمتی مین کوئی شک نہین مگر ابھی نہیں۔

نجم النسا "اگر یہ خیال ہے تو بہت بڑی غلطی کرتی ہو۔ بلکہ یون کہو پھر سے خزانہ برلا ماری گا

بی جان "بھاڑ مین پڑے وہ سونا جس سے ٹوٹین کان اور وہ روپیہ کس کام کا جو ہمارا دل خوش نہ ہوا۔ علاوہ برین ابھی ہماری لڑکی کمسن ہے (کچھ سوچکر) دار وغہ صاحبہ معاف کیجئے گا مجھے وزیرن کے استاد سے ایک ضروری بات کہنا تھی جو ان سے کہنا بھول گئی اجازت ہو تو

جاکر کہہ آؤں کہیں ایسا نہ ہو وہ چلے جائیں وزیرن آپ کے پاس رہیگی۔
نجم النسا جو دلمین دعائیں مانگ رہی تھی یہ بات فرمان ہو تو وزیرن کا عندیہ دریافت کروں
اس معاملہ مین اسکا کیا خیال ہے اس ظالم نے تو صاف صاف انکار کردیا ان باتو نکا لحاظ کرکے اسنے کہا
نجم النسا "تم شوق سے جاؤ مین نہیں چاہتی میری وجہ سے تمہارا حرج ہو۔
یہ سنکر بی جان اٹھکر دوسرے کمرے مین چلی گئی اسکے جانیکے بعد جو بات چیت ہوئی وہ یہ ہے۔
نجم النسا "تم ہماری سرکار پر خدا جانے کیا جادو کر آئی ہو کہ ہر وقت تمہارا ذکر خیر کیا کرتے ہین
کسی وقت ابھی تمھاری یاد نہیں بھولتی انتہا درجہ یہ ہے کہ ناچ رنگ کی صحبتین یک قلم موقوف ہین۔
وزیرن جان "مین کیا عرض کرون سوا اسکے کہ وہ غریب پروری فرماتے ہین خدا جانتا ہے
میرا بھی ہر وقت انکے دیکھنے کو جی چاہتا ہے لیکن اماجان سے مجبور ہون خدا جانے انھین کیا کہہ
ہو گئی ہے اگر مین وہان کا نام لیتی ہون تو سیکڑون صلواتین سناتی ہین وہ اتنی بھی (ذرا) نہین کہ مین انکا ذکر کرون
نجم النسا "آخر اسکی کوئی وجہ بھی معلوم ہے یا بے سبب بدظنی ہے۔
وزیرن "انھین خیال پیدا ہو گیا ہے کہ اگر مین وہان جاؤنگی تو وہ مجھے اپنے گھر ڈال لینگے۔
نجم النسا "مین نے مانا کہ انکا خیال صحیح ہے تو انھین کیا برا ہے آخر تمہین کسی کے پاس نوکر رکھوانیگی
بس یہی سمجھہ لین کہ لڑکی نوکر ہے ہماری سرکار اسقدر فیاض ہے کہ دور دور سے لوگ اسی آرزو
مین یہان آتے ہین حضور ولی عہد بہادر کی نگاہ پڑ جائے خیر یہ تو انکا خیال ہے تم بتاؤ تمہارا کیا قصد ہے
یہ کلمات سنکر وزیرن کچھہ اس اداسے خاموش ہو گئی جس سے صاف ظاہر تھا کہ اسے ولی عہد بہادر
سے دلی محبت ہو گئی ہے اور یقین تمنا ہے کہ انکی خدمت مین حاضری کا شرف حاصل کرے مگر مجبور ہے
ذرا بھی اپنا اختیار نہین اسکے چہرے کا اتار چڑھاؤ رنگ کا دم بدم تغیر و تبدل صاف بتا رہا ہے
کہ ابھی ابھی کسی کا نام سننے سے دل پر چوٹ پڑی آنکھوں سے آنسو بھی ڈبڈبا آئے یہ حالت دیکھکر
نجم النسا کہنے لگی بیٹیا مین تمہاری ماں کے برابر ہون اور یہ قسم کہتی ہون کہ تمہارا راز کسی سے نہ بیان
کرونگی جو سچ بات ہے بتادو، میں وعدہ کرتی ہون کہ تمہاری مرضی کے موافق کام کرونگی مین
اسوقت ولیعہد بہادر کی بھیجی ہوئی صرف تمہارے ہی پاس آئی ہون۔
وزیرن "شرمائی ہوئی غمگین لواسے "آپنے ایسی دلجوئی اور شفقت سے کیا راز دریافت کیا
کہ مجبوراً مجھے بھی تمام کچا چٹھا بیان کرنا پڑا اصل یہ ہے تابی دو تین ایک بخشی ہے میری دلی تمنا ہے کہ
انکی خدمت مین حاضر ہون مگر اماں سے مجبور ہون آپ خوب جانتی ہین کہ میرا کوئی بس نہین ورنہ ابھی

وہان سر آنکھون سے چلتی اور اب تو میری کربِ بیچینی مین کچھہ اور زیادتی ہوگی کیونکہ انکی صفر کا حال آپ کی زبانی سن لیا ہے -
یہ کہکر اسکی بڑی بڑی آنکھون مین آنسو بھر آئے لیکن پی جانے کی خوب مشق تھی ضبط کر کے پان تھا لگی اتنی دیر مین پاندان بھی آگئی جو مصلحتاً اٹھکر چلی گئی تھی اب نجم النسا بیگم کو زیادہ کلام کر نیکا موقع نہ تھا نہ ارادہ تو لوگون سے رخصت ہو کر اپنے گھر تشریف لے گئیں

باب ۴

کیا اسی قابل تھے ہم اے آسمان کینہ جو
اسقدر درماندگی آسودگی تھوڑی بہت
(خنجر لکھنوی)

میر محمد مہدی ایک مرد سادات تیس تینتیس برس کے سن کے سفید آدمی تھے جو عہد حضرت ثریا جاہ محمد امجد علی شاہ مین تمندار تھے انکی طبیعت مین کسی قدر غرور بھی شامل تھا جس کی وجہ سے اپنے عہدہ مقررہ سے علیحدہ کر دیے گئے آدمی پاک باطن و متحمل تھے اور امین الدولہ بہادر نواب مدار الدین خان سے بہان و خیل تھے اس سبب سے سرکار ولی عہد بہادر مین انھون نے سعی کر کے داروغگی پر ملازم رکھوا دیا از بسکہ یہ میر نئے نئے ملازم ہوئے تھے اس لئے حضور ولی عہد بہادر کے مزاج سے کما حقہ آگاہ نہ تھے نہ کبھی ولیعہد بہادر نے ایسے التفات کیا اگرچہ انکی دلی تمنا تھی کہ مثل دیگر اشخاص کے سرکار مین کامل دسترس حاصل کرین مگر جب تک کوئی ذریعہ نہ ہو اپنے مقصد مین کامیاب ہونا دشوار ہے وہی حال انکا تھا چونکہ انکے طالع بد دفع ہو چکے تھے اور اقبال مندی نے عروج کا راستہ صاف کر دیا تھا اتفاق سے حضور ولی عہد بہادر کا دل وزیرن طوائف کیطرف مائل ہوا یہ تو ظاہر ہی ہے دولتمند کو ذرا سی تکلیف بڑی بھاری تکلیف معلوم ہوتی ہے کہ وہ شخص جس نے آنکھہ کھول کے بجز عیش و عشرت کے کچھہ نہ دیکھا ہو بھلا وہ انتظار اور فراق کی سخت یا پریشان کر دینے والی گھڑیان کیونکر صبر کر کے بسر کر سکتا ہے وزیرن ایک پیشہ ور سوت تھی اسنے اشتیاق زیادہ کرنیکی غرض سے یہ طریقہ

لعل دشوار بدست آید ازان ست عزیز
آبگینہ ہمہ جا یابی ازآن بے محل ست
(سعدی رح)

نکالا یہی وجہ تھی جو ولیعہد بہادر کا اشتیاق دن بدن زیادہ ہوتا جاتا تھا اور اسی طرح ایک مہینہ کا زمانہ گذر گیا لیکن مفید مطلب کوئی صورت نہ نکلی نوجوان رئیس کے لئے سخت مصیبت کا سامنا تھا نہ وہ ناچ و رنگ کی صحبتین تھین نہ مصاحبون مین بیٹھکر ہنسی دل لگی رات دن ولیعہد ہین اور پلنگ ہی لیٹون پہ

مہر سکوت لگی ہوئی یہ سامان میر مہدی نے دیکھکر ایک روز اپنے دل میں خیال کیا بغیر اس کام کے انجام دیے ہوئے فلاح نہیں قسمتوں سے یہ موقع ہاتھ آیا مناسب یہی ہو حضور ولیعہد بہادر کا منشاء دریافت کرکے کسی طرح وزیرن کو یہاں سے اڑاؤن اس خیال کے آنے سے ذرا خاطر جمع ہوئی اور انھون نے موقع پاکر ایک روز ولیعہد بہادر سے عرض کی۔

جان عالم میں دیکھتا ہون حضور کچھ دنون سے افسردہ خاطر ہیں نہ تو وہ ناچ رنگ کی صحبتیں ہیں نہ ہنسی دلگی ہر وقت حضور نیم شب مسہری پر آرام فرمایا کرتے ہین کاش کچھ زبان مبارک سے ارشاد فرمائیں تو غلام کوشش کرے قسم ہے پروردگار عالم کی میری جان بھی اگر کام آوے تو بہت خوشی سے حضور کے قدمون پر نثار کردون سبب اسکی افسردگی کا یا حضور ظاہر فرمائیے غلام سے یہ حالت دیکھی نہیں جاتی۔

ولیعہد" واقعی تم نے بہت صحیح اندازہ کیا ایک ماہ کا عرصہ ہوا میری طبیعت کچھ ایسی پریشان ہو مجھے پلنگ پر پڑا رہنا خوش آیا۔ مین تمھاری ہمدردی سے بہت خوش ہوا جو شریفون کا شیوہ ہونا چاہئے وہی تم نے برتا آجکل میرا ستارہ گردش میں ہے جسے کوئی مٹا نہیں سکتا۔

میر محمد مہدی" حضور جو فرمائیں بجا درست ہو اکثر صدقہ دینے سے ستارہ کی خرابیان دفع ہو جاتی ہین حضور کچھ ارشاد فرمائیں کیا عجب ہے اسکا تدارک غلام کے ذریعے سے ہو جائے۔

ولیعہد" تمھاری سچی ہمدردی اور دلجوئی مجھے مجبور کر رہی ہے مین اپنا پورا کچا چٹھا سنادون میرے دل کو یقین ہے تم سے اپنی داستان بیان کرنے مین مین اپنے دلی مقصد مین کامیاب ہو جاؤن گا تمھیں یاد ہوگا جرنیل صاحب کے ہمراہ ایک حسینہ وجمیلہ نوعمر طوائف یہان آکر ناچی گائی تھی۔

میر محمد مہدی" غلام کو بخوبی یاد ہے فی الواقع وہ علاوہ حسن وجمال کے اپنے فن مین بھی عدیم المثال ہے۔

ولیعہد" ہان ہان تم نے بہت ٹھیک کہا وہی میری قاتل ہو اسی کی ادا نے میرا صبر وشکیب چھین لیا۔ ہائے اسی کے عشوہ وناز نے دل بے چین کر دیا جب سے اسے دیکھا ہو کسی کام یا کسی شغل مین دل نہیں لگتا ہر وقت یہی دل چاہتا ہے اس پری جمال کو اپنے سامنے بٹھا کر نظارۂ جمال کیا کرون مین اچھی طرح جانتا ہون میرا دل حسن پرست ہو لیکن اس سے پہلے میری حالت کبھی ایسی نہ ہوئی تھی۔

میر محمد مہدی" خداوندان عالی متفکر نہ ہون ہم لوگ کس دن کیلئے پرورش پاتے

ہیں حضور جلسۂ عیش و عشرت میں مشغول ہوں غلام بہت جلد کسی تدبیر سے اسے خدمت والا میں
حاضر کرے گا لیکن اعلیٰ حضرت دو چار روز اور صبر سے کام فرمائیں کیونکہ جب تک کوئی
معقول تدبیر ذہن نشین نہ ہو اسکی ماں بی جان کا راضی ہونا محال ہے -

باب ۵

کب بجھائے سے بجھا سوز محبت اے رشک
لاکھ چھینٹے دئے لیکن تپشِ دل نہ گئی
(خنجر لکھنوی)

ہم جس زمانہ کا ذکر کر رہے ہیں اُن دنوں میں دو عورتیں گانے والی امن و امان جو رئیس
فرخ آباد کے یہاں اسی فن کی بدولت عزت و افتخار حاصل کر چکی تھی کسی بات سے رنجیدہ ہو کر
لکھنؤ وارد ہوئیں اور کسی ذریعہ سے سرکار ولی عہد بہادر میں ملازم ہو گئیں یہ دو تو بہنیں
کسی قدر سن دراز تھیں لیکن فن موسیقی میں پوری پوری مہارت رکھتی تھیں یہی وجہ تھی جو
سرکار ولی عہد بہادر سے سرور محفل خطاب عنایت ہوا اور از بسکہ دونوں فطرتاً چالاک تھیں
اس لئے بہت جلد ولی عہد بہادر کے مزاج میں دخیل ہو گئیں انتہا یہ ہوئی کہ ولی عہد بہادر نے
اپنی زبان سے بھی کہا ان کی اطاعت و فرمانبرداری مزاج دانی اس حد کی تھی ادہر ولیعہد بہادر
نے دل میں کچھ خیال کیا ادہر یہ دونوں اور نجم النسا بیگم سمجھ گئیں اسی خوش سلیقگی اور دور
اندیشی کے سبب سے ولیعہد بہادر بغیر ان کی صلاح و مشورے کے کوئی کام نہ کرتے تھے فی الحال وزیرن
طوائف کا معاملہ درپیش و رنگل نوخیز بوستان محبوبی کا عشق ولیعہد بہادر کے دل میں ترقی پر تھا
کوئی گھڑی کوئی ساعت وہ پیاری صورت اور اس کی یاد ان کے دل سے نہ جاتی تھی
یہ حال امن و امان نے بھی دیکھا اسی روز سے اسی فکر میں لگیں کسی طرح ولی عہد بہادر سے
ان کا دلی احوال دریافت کر کے اس میں سعی و کوشش کرنا چاہیئے چنانچہ ایسا ہی ہوا ایک روز
موقع پا کر ان دونوں بہنوں نے تمام و کمال حال دریافت کر لیا اور اسکی سعی میں مصروف ہوئیں
علی الخصوص ولی عہد بہادر کے دل بہلانے کو سب پر مقدم رکھا جس روز یہ لوگ انھیں زیادہ
فکرمند پاتے عاشقانہ غزلیں ٹھمریاں گا کر آتش عشق ٹھنڈی کرتے قاعدہ ہے جب دل چوٹیلا ہوتا ہے
تو طبیعت اشعار عشق انگیز و درد آمیز کی طرف مائل ہوتی ہے یہی حال ولیعہد بہادر کا ہو گیا تھا یہ
کلام عاشقانہ زبان پر لاتے کبھی ٹھمریاں تصنیف کر کے امن و امان کو دیتے کہ تم انھیں گا کر میرا غم غلط کرو

ایک روز کا ذکر ہے کہ آفتاب عالم تاب نصف منزل ختم کر چکا ہے ولیعہد بہادر کے زنانے مکان کے ایک کمرے میں چند خواصیں امن وامان داروغہ نجم النسا بیگم صاحبہ اپنے اپنے مقام پر مودب بیٹھی ہیں صدر کی جانب مسند پر گاؤ سے لگے ہوے مرزا ولی عہد بہادر جلوہ گر ہیں سامنے ستار رکھا ہے ایک ٹھمری جو حال ہی میں تصنیف کی گنگناتے جاتے ہیں اور وجد کے عالم میں جھوم رہے ہیں بڑی بڑی بادامی آنکھوں میں اشک بھرے ہیں بیچ اب انھوں نے امن وامان کیطرف خطاب کر کے کہا۔

ولیعہد: میں نے ایک ٹھمری تصنیف کی ہے تم اس کی دھن بنا کر سناؤ۔

امن وامان: یکزبان ہو کر ارشاد ہو ہم ابھی دھن بنا کر حضور کو سنا دیں۔

ولیعہد: پہلے آستائی سن پھر انترہ پھر یاد کر لینا ستائی

سن او گوئیان سیان رہے واہو ویس

نجم النسا: قربان جاؤں جان عالم کیا خوب ٹھمری تصنیف فرمائی ہے۔

ولیعہد: کسیقدر مسکرا کر یہ سب دل کی چوٹ کا اثر ہے جس نے مجھ روز سے بیچین کر رکھا ہے۔

اتنی دیر میں امن وامان نے اس ٹھمری کی دھن بنا کر گانا شروع کیا ایک تو ہمارے ہیرو کے دل پر محبت کی چوٹ لگی ہوئی تھی دوسرے انکی درد آمیز آواز سے گانے سنے کچھ ایسا اثر کیا قوت صبر رخصت ہو گئی بے اختیار آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے بیچارے ملازم ایک گوشہ میں مودب بیٹھے ہوئے اپنے مالک کا ساتھ دے رہے ہیں یہ حالت پوری ایک ساعت تک رہی پھر ولیعہد بہادر نے قلم دوات منگا کر اپنے دلی جذبات کو اسطرح نظم کرنا شروع کئے

غزل

مری زبان سے پوچھو مزا محبت کا — یہ خوب جانتی ہے ذائقہ محبت کا
پڑا ہے پاؤں میں اب سلسلہ محبت کا — بتوں کے دل کو مزا دے خدا محبت کا
ہماری موم دلی کا اثر نمایاں ہو — بتوں کے دل کو مزا دے خدا محبت کا
بچے گی جان حزیں کس طرح رقیبوں سے — رہے گا یوں ہیں اگر سامنا محبت کا
کھنچا کے کر کے کیا قتل ایک عالم کو — انکال دے کے دیا خون بہا محبت کا
برا ہی ہوتا ہے انجام کار عاشق حسن — کچھ اچھا نام نہیں ہے دلا محبت کا
جہان کی سنگدلی ہو فانی تم میں سے — ہمارا قلب تو ہے آشنا محبت کا
بندھے ہیں جس سرو ست یا دگر دن دل — اسیر زلف ہوں میں مبتلا محبت کا
نصیب فتح ہو یا ہو مجھے شکست اختر — خدا بچائے ہوا سامنا محبت کا

جب غزل تصنیف ہو چکی تو ایک نقل داروغہ رباب نشاط کو عنایت ہوئی عمدہ عمدہ گانیوالونکو دیجاوے آج سرکار سنینگے ایک نقل امن و امان کو مرحمت ہوئی تم یاد کرکے سنانا کیونکہ تم میری پسند کے موافق دھن بناتی ہو۔

باب ۶

ایک صاف صاف بات کی تصریح کیا ضرور
صورت سے آشکار ہے سائل کی آرزو
(خنجر لکھنوی)

جھٹپٹا وقت ہے چراغ جل چکے ہیں لکھنؤ کے ہر گلی کوچہ سے لوگ نکل نکلکر چوک کی طرف جا رہے ہیں شام اودھ کے نقرے سے کون ایسا ہے جو واقف نہیں جس طرح صبح بنارس مشہور آفاق ہے اسی طرح صوبہ اودھ کی شام سرورافزا ہے نوجوان امیرزادوں کا زرق برق پوشاکیں انوکھی وضع تراش خراش یا اپنی آپ نظیر ہے۔

جس زمانہ کا ہم ذکر کرتے ہیں وہ زمانہ بھی عجیب زمانہ تھا لکھنؤ دار السرور بنا ہوا تھا اکثر مینھ کی طرح برس رہا تھا انتہا یہ تھی کہ تین روپیہ کا ملازم سینکڑوں روپیہ صرف کر دیتا تھا۔

اسوقت ایک شخص گھوڑے پر سوار کشمیری محلہ کی طرف سے درگاہ جاتا ہوا دکھائی دیا جانیوالا تھوڑا راستہ طے کرنے پایا تھا کہ ایک شخص اس جانب سے آتا ہوا نظر آیا جب سوار کے قریب پہونچا تو بڑے تپاک سے سلام کیا جسکے جواب میں سوار بھی سلام کرکے گھوڑے سے اتر پڑا سوار نے اس وقت میں بہت اچھی ساعت سے گھر سے نکلا تھا جو تم سے ملاقات ہو گئی اگر تم ضرورت سے نہ جاتے ہو تو گھر واپس چلو میں تم سے بہت ضروری باتیں کرنا چاہتا ہوں۔

شخص نے کہا کیوں خیر تو ہے جب سے تم مرزا ولیعہد بہادر کی سرکار میں ملازم ہو اس روز سے دکھائی نہیں دیتے ہمیں خیال تھا شاید تمہیں ہم لوگوں سے ملتے ہوئے کسر شان ہے۔

ناظرین اب تو شاید آپ نے اس سوار کو سمجھا ہوگا یہ ہمارے پرانے شناسا داروغہ میر محمد مہدی ہیں یہ اسوقت یہاں کس ضرورت سے آئے ہیں یہ انہیں کی گفتگو سے معلوم ہوگا دوسرا شخص ادھیڑ لحیم توی الجثہ میر نصرت علی داروغہ مذکور کے لنگوٹیے یار بچپن کے رفیق ہیں یہ امین الدولہ بہادر کے یہاں ملازم ہیں چونکہ نواب مذکور رحم دل تھے اس لئے کچھ پرسش نہ کرتے تھے اور صرف یہ مہینہ میں دو چار مرتبہ سلام کرکے تنخواہ وصول کر لیا کرتے تھے

باقی تمام وقت دوستوں میں صرف کرتے تھے آج بہت روز کے بعد جو پرانے دوستوں میں ملاقات ہوئی شکوہ وشکایت کے دفتر کھل گئے۔

میر محمد مہدی:۔ بعد شکوہ وشکایت کے،، اچھا اب مکان واپس چلو تو میں کچھ مفید مطلب گفتگو کروں۔

اتنا کہنے کے بعد یہ دونوں پھر درگاہ کی طرف واپس چلے یہاں درگاہ کے قریب ایک چھوٹا سا مکان جو کہنہ ہونے سے خدا کی یاد میں سرنگوں تھا استرکاری جھڑ جھڑ کر گر گئی تھی لگی ہوئی اینٹیں نکل آئی تھیں۔ اور زبان حال سے دعا کر رہی تھیں اے معبود ہمارے مالک ناداری دور کر ایک مرتبہ پھر لباس نو پہن کر اپنے مالک کی صفائی مزاج کا باعث ہوں۔

ہمارے دونو دوست اس مکان میں داخل ہوئے اور بیٹھک کے کمرے میں جہاں بوریے کا فرش تھا ایک طرف مٹی کا حقہ رکھا ہوا تھا دوسری طرف ایک ٹھلیہ پر آبخورہ رکھا تھا جس کی دیکھ بھال اور صفائی نہ ہونے سے گرد جم گئی تھی ایک طرف لوٹا ہوا کونڈا راکھ سے بھرا ہوا تھا اور اس کے اوپر چلم کے ٹکڑے پڑے تھے اسی کے پاس ایک سکورے میں تمباکو اور دست پناہ رکھا تھا طاق پر دیا سلائی کی ڈبیا اور ایک بوسیدہ پنکھا سہولت کار کے لئے موجود تھا۔

یہ دونوں وہاں بیٹھ گئے میر قدرت علی نے جیب سے افیون کی ڈبیا اور ایک پیالی نکالی ٹھلیہ سے تھوڑا سا پانی لیکر افیون گھولنا شروع کی جب وہ گھل کر تیار ہوگئی تو ذائقہ لے لیکر پی۔

ان کاموں سے فراغت پاکر دارو غہ میر مہدی کی طرف مخاطب ہوئے۔

میر قدرت علی:۔ معاف کرنا تمھیں بڑی تکلیف ہوئی آج میں افیون پینا بھول گیا تھا اس وجہ سے ہاتھ پاؤں ٹوٹ رہے تھے جمائیاں بھی برابر آتی تھیں اگرچہ ابھی نشہ نہیں ہوا تاہم تسکین ضرور ہو گئی۔

میر محمد مہدی:۔ ہاں یہ سب عادت سے تعلق رکھتا ہے۔

میر قدرت علی:۔ تم نے کس کام کے لئے یہاں آنیکی تکلیف اٹھائی۔

میر محمد مہدی:۔ کیا بتاؤں کیا کام ہے تم پر مجھے اعتماد ہے اس لئے ایک رائے لینا چاہتا ہوں۔

میر قدرت علی :- ضرور کہو تمہارے سر عزیز کی قسم مین کسی کام مین عذر نہ کرونگا خواہ کیسا ہی ہو ۔

میر محمد مہدی :- مین اپنا مطلب بیان کرنے کے قبل آپنی درخواست کرتا چاہتا ہون کہ بہت ہی سمجھ بوجھکر اس کام کو کرنا اور اس راز سے کسی کو آگاہ نہ کرنا کیونکہ میری آیندہ زندگی کی تمام امیدین اسی سے وابستہ ہین خدانخواستہ ذرا بھی پیچ پیچ ہوئی تو مین کہین کا نہ رہونگا ۔

میر قدرت علی :- استغفر اللہ میری جانب سے یہ بدگمانی خدا کی قسم اپنا سر کاٹ کر پھینکدون اگر دل مین کبھی تمھاری طرف بدی کا خیال آئے ۔

میر محمد مہدی :- ہماری سرکار مین ایک روز جرنیل صاحب بہادر کے ہمراہ وزیرن نامی ایک طوائف جو قصائی کے پل پر رہتی ہے مجرے کے واسطے آئی تھی ولی عہد بہادر اس سے محبت کرنے لگے امیر آدمی ضبط و صبر کیا جانین ایک ماہ ہوا جب سے ہر وقت چپ چپ رہتے ہین نہ ناچ رنگ مین دل بہلتا ہے نہ ہنسی مذاق مین دلچسپی ہے ۔

یہ حالت دیکھکر مین نے عرض کیا جان عالم خدا حضور کو صحیح و سالم رکھے کیون اسقدر غمگین رہا کرتے ہین اور اسی طرح ہمدردی کی بہت سی باتین کین انھون نے بھی تمام و کمال واقعہ بیان کر دیا ۔

مجھے یقین کامل ہے یہ کام میرے ہاتھ سے ہو جائے تو ان کے دل مین بہت کچھ رسوخ ہو اسی بنا پر ان سے وعدہ کر لیا جب اس مقدمہ پر غور کیا تو بہت سی مشکلین نظر آئین اسے سرکار مین لے جانا تو آسان ہے مگر قبلۂ عالم کو خبر ہو گئی تو بہت خرابیان ہونگی مختصر یہ کہ سوچتے سوچتے یہ تدبیر ذہن مین آئی کہ تمہاری معرفت نواب امین الدولہ بہادر کے کانون تک صاحب عالم کے عشق کی داستان پہنچے اور وہ شاید وزیرن کی مان داد بیداد کرے تو وہ اپنی ہی مقام پر رفع دفع کر دین قبلۂ عالم تک خبر نہ ہو لیکن تم ان سے اس طرح بیان کرنا کہ ولیعہد بہادر کا پیغام نہ ثابت ہو ۔

میر قدرت علی :- لاحول ولا قوۃ مین سمجھا تھا کوئی پیچیدہ معاملہ ہوگا اتنی سی بات کے واسطے یہ طول مگر ایک بات سمجھ مین نہین آتی وزیرن طوائف ہے اسے جو روپیہ دے گا اسی کی لونڈی ہو جائے گی پھر ولیعہد بہادر کیون اسقدر متفکر و پریشان ہین ہزارون

دے کر اُسے پھسلا لین "

میر محمد مہدی " روپیہ پیسہ کی کوئی بات نہیں اسکی ماں بڑی چلتی پرزہ ہو اس نے کسی ذریعہ سے معلوم کرلیا ہے کہ ولی عہد بہادر وزیرن کے لئے بہت بے قرار ہین بس پانون پھیلا دیے ہزارون نخرے کرتی ہو کہتی ہے میری لڑکی خالتو نہین جو ولیعہد بہادر کے یہان بھیجدون - اب اُسے دھوکا دے کر جانیکی کوئی تدبیر نہین سمجھ مین آتی ہان اس کارروائی کے بعد دس پانچہزار دیکر راضی نامہ لکھوالین گے لیکن دور اندیشی بہت اچھی چیز ہے شاید وہ صلح نہ کرے اس لئے قبل ہی سے بندوبست ہو جانا بہتر ہے -

میر قدرت علی " مین بخوبی سمجھ گیا ہون تم اطمینان رکھو سب باتین طے کر کے اسی وقت تم سے کہون گا -

میر محمد مہدی " اگر میری مرضی کے موافق سب کام ہو گئے تو یاد رکھو سرکار ولیعہد بہادر سے کچھ نہ کچھ تمہارا وظیفہ مقرر ہو جائے گا کیونکہ مین ان سے ضرور بیان کرونگا میرے لنگوٹئے یار میر قدرت علی نے اس کار خاص مین میری بہت مدد کی -

میر قدرت علی - ترش رو ہو کر " مین اپنی منفعت کے لئے اس کام مین نہین پڑا صرف تمہاری دوستی کا خیال ہو جو مجھے اس طرف مائل کر رہا ہے -

میر محمد مہدی " تم بھی عجیب گاؤدی آدمی ہو اتنا سن آیا مگر عقل نہ آئی کیا یہ کلمے تمھین لالچ دلانے کو کہے گئے تھے میری خواہش ہے تم اور مین ایک جگہ رہون جس طرح ایام طفولیت مین اور تم ساتھ کھیل کود کر بڑے ہوے اسی طرح یہ زمانہ بھی گذارین -

میر قدرت علی " معاف کرنا پہلے میں تمہارا مطلب نہ سمجھا تھا -

میر محمد مہدی دوسرے روز ملنے کا وعدہ کر کے رخصت ہوئے اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر قصائی کے پل کی طرف روانہ ہوے -

انھین تو راہ مین چھوڑئیے اب وزیرن طوائف کے یہان چل کر دیکھنا چاہیے وہان کیا رنگ ہے -

رات کے دو بج چکے ہین راستون کی چہل پہل کسی قدر کم ہے یا تو وہ نوجوان راستہ چلتے ہوئے دکھائی دیتے ہین جو اپنا گران بہا وقت شاہد بازاری کی صحبت مین بسر کرتے ہین یا وہ لوگ ہین جنھین کوئی خاص کام گردی پر مجبور کرتی ہو یا تی اپنے اپنے مکانون کو جا چکے ہین

وزیرن طوائف کے مکان مین معمول سے کسی قدر زائد روشنی ہے کمرے مین فرش بھی اعلا ہے صدر مین نہایت نفیس قالین بچھایا گیا ہے وزیرن جان پر تو قیامت کا جوبن ہے گلابی اطلس کا پائجامہ جس میں اسی کی گوٹ اس کا بانکڑی ٹکی ہے سبز کمخواب کا شلوکہ کریپ کا آنچل پلو دار ڈوپٹہ مارے ڈالتا ہے عاشق مزاج لوگ تو خیر زاہد صد سالہ بھی دیکھے تو درود پڑھنے لگے خداداد حسن جوانی اس پر طرہ جانئیے ایک طرف سازندے ساز و سامان سے درست بیٹھے ہین بی جان انتظام خانہ داری مین مصروف ہین۔

مراد خان" وزیرن سے "تم بھی عجیب مزاج کی ہو خواہ شام سے بلاکر بٹھا لیا نہ کوئی آتا ہے نہ جاتا ہے!

وزیرن" ابھی ابھی نواب کا چوبدار آیا تھا حضور یہین تشریف لاکر مجرا دیکھینگے اسے گئے ہوئے دیر ہوئی اب آتے ہی ہونگے

الہیا خان" نو بج گئے اگر آنا ہوتا تو اب تک آجاتے۔

وزیرن" تم ناسمجھی کی بات کرتے ہو کوئی رئیس اتنے سویرے آئے گا جو وہی چلے آئین۔

مراد خان۔ شاید گیارہ بارہ بجے آئین۔

یہان یہی ذکر تھا جو ایک چوبدار نے آکر وزیرن سے کہا۔

چوبدار" نواب صاحب کی طبیعت ناساز ہوگئی ہے آج تشریف نہ لائینگے آپ کے ہرجے کے روپے دیدئے ہیں اور کل گھر پر یاد فرمایا ہے۔

یہ کہکر جیب سے دو اشرفیان نکال کر وزیرن جان کی نذر کین۔

وزیرن" اشرفیان لیکر" اس کی کیا ضرورت تھی میری طرف سے نواب صاحب کی خدمت مین آداب تسلیمات عرض کرنا اور کہدینا حضور کا مزاج پوچھا ہے

چوبدار" مین ابھی عرض کردونگا۔

وزیرن" روپیہ دیکر" لو اس کی مٹھائی کھانا۔

چوبدار" روپیہ لیکر" سلام کرکے" تو کل صبح مین پھر حاضر ہوکر یاد دلاؤن۔

وزیرن" تم کیون تکلیف کرو مکان معلوم ہی ہے۔

اتنا کہکر انھون نے ایک گلوری اسے دی وہ سلام کرکے رخصت ہوا اُسے گئے ہوئے کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ہمارے پرانے شناسا داروغہ میر محمد مہدی صاحب کمرے کے دروازے مین داخل ہوئے اور بعد صاحب سلامت قالین پر ایک طرف بیٹھ گئے انھین دیکھکر بی جان بھی یہین آ بیٹھی -

بی جان " کہئے داروغہ صاحب کدھر بھول پڑے -

میر محمد مہدی " عرصے سے آپ کی ملاقات کا اشتیاق تھا کثرت کار سے فرصت نہ ہوئی یہ تو کہئے بلی کے بھاگون چھینکا ٹوٹا بی وزیرن جان کے ناچ گانے نے ہمارے سرکار پر بہت بڑا اثر کیا مجھے حکم ہوا ہے آپ کی خدمت مین حاضر ہوکر مجرے کا بیعانہ پیش کردون -

بی جان " مسکراکر " یہ فرمایئے آنا بھی ہوا تو اپنے مطلب سے -

میر محمد مہدی " آپ جانتی ہین محکوم ہمیشہ بے بس ہوتا ہے ہان فرمایئے اسوقت آپ لوگ میرے ہمراہ چل سکتے ہین -

بی جان " یہ تو ہمارا پیشہ ہے لیکن آج نواب کلن صاحب تشریف لانیوالے ہین - دیکھئے استاد لوگ بھی بیٹھے ہوئے ہین اُن سے کچھ لیکر روپیہ لے چکی ہوتی تو کوئی عذر نہ تھا

میر محمد مہدی " آج فرصت نہین تو کل کے بارے مین کیا فرماتی ہین -

بی جان " کل بھی اُن کے گھر پر مجرا کرنا ہے -

میر محمد مہدی " پرسون تو فرصت ہے -

بی جان " پرسون کی بابت مین ابھی نہین بتا سکتی -

میر محمد مہدی " اس سے ظاہر ہوتا ہے آپ کو وہان جانا پسند نہین -

بی جان " آپ جو چاہین خیال فرمائین -

میر محمد مہدی " دیکھئے بی جان صاحبہ آپ بڑی غلطی کررہی ہین جو ایسی سرکار چھوڑے دیتی ہین دوستانہ رائے دیتا ہون آپ ولیعہد بہادر کی خوشی کردیجئے خدا جانتا ہے نہال ہوجائیگا - لکھنؤ بین کوئی طوائف آپ کے مقابلہ کی نہ نکلے گی میری سمجھ مین نہین آتا آپ کیون انکار کرتی ہین - روپیہ پیسہ عزت حرمت حکومت ایسی کون چیز ہے جو ہمارے سرکار مین نہین دور دور فیاضی کا آوازہ ہے غالباً آپ بھی واقف ہونگی

خدا گواہ ہے مین نے اس سرکار سے بہتر خلیق و غریب پرور رحم دل سرکار نہین دیکھی
بے واسطہ ہزارون آدمی پرورش پارہے ہین لیکن ایسا نایاب موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیجئے۔

بی جان:- جس قدر آپنے بیان کیا بہت کم ہے مین اس سے بہت زیادہ سمجھتی ہون
لیکن میر صاحب میرے ایک ہی اولاد ہے اور وہان جو گیا پھر اُس کا نکلنا دشوار ہے یہ
کیونکر ہوسکتا ہے مین روپیہ کیواسطے اپنی لڑکی ہاتھ سے کھودون۔

میر محمد مہدی:- یہ صرف آپ کا خیال ہے ولیعہد بہادر ایسے سنگدل نہین
جو آپ کی لڑکی کو آپ سے چھڑا لیجئے انھین بھی تو قبلۂ عالم کا خوف ہے۔ ہان یہ ضرور ہے
اگر انھین مند دلائی جائیگی تو غصہ کی حالت مین جو حرکت کربیٹھین تعجب نہین۔

بی جان:- یہ نہین ہوسکتا وہ رعایا پر صریحاً تشدد کرین اور بندگان عالی خبر
نہ لین غریبون بیکسون کی فریاد کے لئے ہر وقت در دولت کھلا رہتا ہے خدا قبلۂ عالم
کو ایک سوتیس برس تک زندہ سلامت رکھے رعیت کا بہت خیال فرماتے ہین۔

میر محمد مہدی:- مجھے اس سے کچھ بحث نہین جو میری دوستی کا مقتضا تھا
وہ کر چکا اب آپ جانین آپکا کام جانے۔

اسقدر گفتگو کے بعد داروغہ میر محمد مہدی غصہ مین بھرے ہوئے اٹھے صاحب
سلامت کرکے خاص مکان کی طرف روانہ ہوئے۔

باب

کیا خبر تھی کہ محبت کا یہ ہوگا انجام
بے سبب قیدی زندان بلا ہو جانا

رات کا وقت ہے مرزا ولیعہد بہادر کے خاص مکان مین حسب معمول
روشنی وغیرہ ہو رہی ہے لیکن وہ جلسے جو دلبستگی کے لئے ہوا کرتے تھے نہین
معلوم ہوتے نہ سارنگی کی سریلی صدائیں کان مین آتی ہین نہ طبلے بائین کی
گھن گرج آوازون سے مکان گونجتا ہے جہان جنت کی قمریان اپنی دلکش
شیرین آوازون سے ہر وقت دل لبھایا کرتی تھین اسی مکان مین آج خاموشی
کا عالم ہے جس قدر شاگرد پیشہ لوگ ہین اپنے ٹھکانون پر ساکتا بیٹھے

ہین نشست کے کمرے مین بالکل سنّاٹا ہے ہان چند آدمی دکھائی دیتے ہین ایک تو داروغہ حال میر محمد مہدی جنھین سرکار ولی عہد سے امیر الدولہ بہادر کا خطاب عنایت ہوا اور دو اور شخص ہین۔

بہاؤ الدولہ غلام علی اور اکبر الدولہ میر اکبر علی یہ دونون مرزا ولی عہد بہادر کے پرانے رفیقون مین سے ہین جو باب عالی کی طرف سے جداگانہ خدمتون پر سرفراز ہین بہاؤ الدولہ بہادر تو بجرا روں کی پلٹن کی کمیدانی پر معمور ہین۔ اکبر الدولہ دیوان خانہ سلطانی کے پیشکار ہین آج امیر الدولہ بہادر میر محمد مہدی کی زبانی ولی عہد بہادر کے عشق کی داستان سنکر مزاج پرسی کے واسطے حاضر ہوئے ہین لیکن ولی عہد بہادر کو دربچہ سے فرصت کہان جو باہر آئین یا یہ ہو کہ ملازمون نے خوف کی وجہ سے ان لوگون کی حاضری کی خبر نہ کی ہو بہر حال ولی عہد بہادر اس صحبت مین موجود نہین ان لوگون مین کچھ آہستہ آہستہ گفتگو ہو رہی ہے جو بخوبی سمجھ مین نہین آئی ہان جس قدر ہم سن سکے ہدیہ ناظرین ہے۔

امیر الدولہ۔ مین نے خواجہ سرا سے کہلوا تو بھیجا ہے خدا ہی ہے جو اسوقت سرکار برآمد ہون۔

بہاؤ الدولہ۔ ارمان کچھ مفصل حال بیان کرو کس سے ولی عہد بہادر کو عشق ہوا وہ کون خوش نصیب عورت ہے۔

اکبر الدولہ۔ سنا ہے وزیرن طوائف کی طرف طبیعت مائل ہے۔

امیر الدولہ۔ جی ہان ہے تو طوائف لیکن بلا کی ہوشیار ہے بظاہر تو وہ یہان آنے کی بالکل روادار نہین کل مین خود اس کے مکان پر گیا تھا ایسی ایسی باتین کین میرے ہوش اڑ گئے مجھے تو سیدھی انگلیون سے گھی نکلتے معلوم نہین ہوتا۔

بہاؤ الدولہ۔ اگر یون نہ آئے تو زبردستی نے آئین گے بھلا اس کی مجال ہے ولی عہد بہادر یاد فرمائین اور وہ حیلہ بازی کرے۔

امیر الدولہ۔ یہ سچ ہے لیکن قبلۂ عالم کو خبر ہو جائے تو کیا ہو۔

اکبر الدولہ۔ اس کا انتظام پہلے ہی سے کر لیں گے
امیر الدولہ۔ میں نے تھوڑا بہت بندوبست کر لیا ہے۔
بہاؤ الدولہ۔ کیا بندوبست کیا ہے میں بھی سنوں۔
امیر الدولہ۔ میر قدرت علی کی معرفت نواب امین الدولہ بہادر کو اس بات پر راضی کر لیا ہے اگر ان سے بی جان وزیرن کی ماں داد فریاد کرے تو کچھ شنوائی نہ کریں اور جہاں تک ممکن ہو قبلہ عالم کو خبر نہ ہونے پائے یہ بھی سنا ہے سرکار نے مصاحب السلطان اور حبیب السلطان کی معرفت خود بھی نواب صاحب کو پیغام بھیجا ہے انھوں نے منظور بھی کر لیا ہے لیکن کوئی مفید صورت نہیں نکلی شاید انھوں نے سرکار کے بہلانے کے واسطے منظور کر لیا ہو۔
اکبر الدولہ۔ جہاں یہ سب ہے وہاں یہ بھی ہوگا امین الدولہ بہادر کو جو ولیعہد بہادر کا بہت پاس و لحاظ ہے اور کیوں نہ ہو آخر انھوں نے پڑھایا ہے
بہاؤ الدولہ۔ میرا خیال ہے اگر تم لوگوں کی طرف وزیرن کے یہاں لانے میں زیادتی سے کام لیا جائیگا تو امین الدولہ بہادر کچھ تعرض نہ کریں گے۔
امیر الدولہ۔ بہت صحیح ہے میرا بھی یہی خیال ہے مگر دیکھنا چاہیے اونٹ کس کل بیٹھتا ہے۔
یہاں یہی ذکر تھا کہ چوبدار نے آکر اطلاع دی حضور ولیعہد بہادر تشریف لاتے ہیں یہ خبر سنکر سب لوگ مودب ہو کر تعظیم کے واسطے سروقد کھڑے ہو گئے جب ولیعہد بہادر آکر مسند پر جلوہ افروز ہوئے تو جھک کر فرشی سلام کر کے اپنے اپنے مقام پر بیٹھ گئے کچھ دیر یہاں سکوت کا عالم طاری رہا تھوڑی دیر کے بعد اس طرح سلسلہ کلام شروع ہوا۔
بہاؤ الدولہ۔ شب بخیر حضور عالی مزاج کیسا ہے دیکھتا ہوں حضور بے حد لاغر ہو گئے ہیں چہرہ بھی پژمردہ نظر آتا ہے۔
ولیعہد بہادر۔ ٹھنڈی سانس بھر کر۔ کیا کہوں کس مصیبت میں گرفتار ہوں بس یہ سمجھ لو حضرت دل کی بدولت جو کچھ نہ ہو کم ہے۔

اکبر الدولہ: ہم لوگون نے ابھی ابھی امیر الدولہ بہادر کی زبانی تھوڑی سی کیفیت سنی۔ سخت صدمہ ہے آخر حضور کیون اسقدر متفکر ہین ذرا صبر سے کام لین ہم لوگ انشاءاللہ حضور کی مطلب براری کے واسطے جان لڑا دینگے حضور اس طرح بے قرار و بے تاب ہون گے تو ہم سے کچھ نہ ہو سکیگا۔

ولیعہد بہادر: آنسو پونچھکر مجھے تم لوگون سے ایسی ہی امید ہے جیسا کہ تم کہتے ہو مگر کیا کرون دل بے قابو ہوا جاتا ہے۔

نہ مانا دل بے تاب کا کہا لیکن
پہ کیا کرون کہ طبیعت پہ اختیار نہ تھا

امیر الدولہ: جان عالم خدا کا واسطہ ایسے مایوسانہ کلام زبان سے نہ نکالئے غلامون کے دلون مین اتنی طاقت نہین جو متحمل ہو سکین حضور کو ہرگز اس طرح بے تاب و بے قرار ہو کر گریہ و زاری نہ چاہئے۔

مشکلے نیست کہ آسان نشود
مرد باید کہ ہراسان نشود
لا اعلم

خدا نے چاہا تو حضور کی معشوقہ پری چہرہ صاحب جمال کو بہت جلد حضور کے پہلو مین بٹھا دین گے چندے ضبط و تحمل کرنا چاہئے کہین ایسا نہ ہو ان باتون کی خبر قبلہ عالم کو ہو جائے یا پی جان خود در دولت پر داد فریاد کرے اور پرچے اعلیحضرت کی نظر سے گزرین تو بنا بنایا کھیل بگڑ جائے۔

ولی عہد: تم لوگ جو کہتے ہو میری خیر خواہی کے لئے کہتے ہو لیکن مین بھی اپنے بس مین نہین ہون۔

اکبر الدولہ: حضور ہم کو ایک ماہ کی اجازت عطا فرمائین تاکہ ہم لوگ پوری جانسوزی دکھا سکین اس کے بعد حضور کو اختیار ہے جو طریقہ ذہن مبارک مین آئے اس پر کاربند ہون۔

ولی عہد: خیر تمھاری خاطر سے ایک ماہ تک اور دل پر صبر کی سل رکھے لیتا ہون لیکن دیکھو میرے درد دل کے علاج مین کوتاہی نہ کرنا جس قدر عجلت سے کام لیا جائے بہتر ہے اب میرے دل مین غم اٹھانے کی طاقت نہین۔

باب ۸
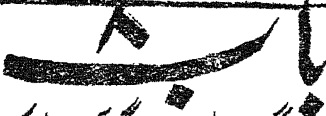
یونہین جو گرم بازاری رہیگی آہ سوزان کی
جلا دین گے اسیران محبت کنج زندان کو

اندھیری رات ہے بارہ بج چکے ہین ہر گلی کوچہ مین سناٹا پھیلا ہوا ہے سوا ے چوکی دارون کی (یا علی حیدر) کی آوازیان جنگلی کتون کی صدائین جو گلی کوچون مین مارے مارے پھرا کرتے ہین کسی قسم کی چہل پہل نہین۔

اسوقت قصائی کے پل پر ایک عورت سر سے پائون تک سیاہ چادر اوڑھے ہوے اور دو مرد ادہر ادہر آتے ہوئے دکھائی دیئے ان کی رفتار سے معلوم ہوتا ہے کوئی اہم معاملہ درپیش ہے جو انھین گلی کوچون کی ٹھوکرین کھلوا رہا ہے۔ ورنہ یہ وقت جو پروردگار نے اپنی بندون کی آسایش کے واسطے بنایا ہے ان لوگون کا یون دربدر پھرنا کیا معنے۔

آخرکار یہ لوگ رفتہ رفتہ اس مکان تک پہونچ گئے جو جور منزل یعنی وزیرن کے رہنے کا گھر ہے یہان پہونچکر یہ سب ٹھٹک کر کھڑے ہو گئے اور آپس مین کچھ سرگوشیان ہوئین پھر وہی سیاہ پوش عورت آہستہ آہستہ دروازے کی طرف بڑھی اس کے ہمراہی مرد ادہر ادہر ہو گئے۔

اس نے دروازے کے قریب پہونچکر آہستہ سے اسے دھکا دیا جو فوراً کھل گیا اور یہ مکان مین داخل ہو کر جس کمرے مین وزیرن آرام کرتی تھی پہونچ گئی۔

یہان روشنی بالکل کم تھی وزیرن سفید دلائی اوڑھے پلنگ پر خواب نازمین مشغول تھی۔

یہ عورت آہستہ سے وزیرن کے پاس پلنگ پر بیٹھ گئی اس حرکت سے وزیرن کی آنکھ کھل گئی اس نے فوراً اپنے منھ سے دلائی کا آنچل ہٹا کر خوف زدہ نظرون سے اسکی طرف دیکھا ہاے کسی بھی کیا چیز ہے ایک سیاہ پوش کو دیکھتے ہی ڈر سے تمام جسم کانپنے لگا عجب نہ تھا جو وہ گھبرا کر چیخ اٹھتی۔

سیاہ پوش عورت اس کے خوف سے خبردار ہو گئی اور اپنا برقع اتار کر

کہنے لگی "

عورت :۔ ڈرنا نہیں میں ہون نجم النسا بیگم اسوقت ہمارے سرکار بہت بے چین ہین تمہاری خیریت دریافت کرنے کو بھیجا ہے مجھے بہت ڈر تھا کہ بی جان وہان ہونگی شکر ہے میرا خیال غلط نکلا وہ اسوقت کہان گئی ہین

وزیرن :۔ استاد کے یہان خدائی رات ہے میری طبیعت تھی اس لئے وہ وہان گئی ہین ایک بجے تک واپس آئین گی ۔

نجم النسا :۔ میری خوش قسمتی ہے شک نہین کسے امید تھی تم سے تنہائی مین باتین کرنے کا موقع ملے گا تم سے ضروری باتین کرنا ہین اگر غور سے سنو اور جواب دینے کا وعدہ کرو تو کہون ۔

وزیرن ۔ فرمائیے ۔

نجم النسا :۔ دیکھو بیٹا تم ماشاء اللہ سمجھدار ہو ایسی نایاب سرکار ہاتھ سے نہ جانے دو روپیہ پیسہ ۔عزت ۔ حرمت ۔ صورت ۔ سیرت ۔ شان وشوکت ۔ حکومت سبھی تو خدا نے دلی عہد بہادر کو عطا کیا ہے تمہاری ماں کی آنکھون پر پردے پڑے ہین خدا جانے کیون وہان بھیجنے سے انکار کرتی ہین ۔

اور اس سے وہ انکار کرتی ہین اگر ان کے مزاج مین ضد آجائے تو قیامت ہو جائے جب چاہین گے حکومت کے زور سے طلب کر لین گے لیکن اللہ رکھے ان مین ایسی عادت نہین جو جبر وظلم کرین ۔

وزیرن ۔ ٹھنڈی سانس بھر کر :۔ آپ بہت سچ فرماتی ہین اس مین ان کا کچھ قصور نہین یہ سب میری قسمت کا کرشمہ ہے آپ مثل بزرگون کے شفقت فرماتی ہین اس لئے مین دلی راز کہے دیتی ہون مجھ سے قسم لے لیجئے جب سے آپ کے سرکار کو دیکھا آجتک کبھی نیند بھر کے نہین سوئی کیا کرون اماجان پر اختیار نہین بے بس ہوتی ہون منھ لپیٹ کر پڑ رہتی ہون یا چپ کے چپ کے آنسو بہا کر دل ٹھنڈا کر لیتی ہون آپ ہی فرمائیے اس کے علاوہ کیا کر سکتی ہون ۔

نجم النسا ۔ واقعی تمہاری حالت پر افسوس ہوتا ہے مین تمہاری ان کو اتنا

سنگدل نہ جانتی تھی تم دیکھو تو کیا ہوتا ہے ولی عہد بہادر کی خوشی نہ ہو غیر ممکن ہے
رہا بی جان کا راضی ہونا یہ خوشی سے نہ منظور کرینگی تو کوئی اور کاروائی کی جائیگی۔

وزیرن :- اے ہے خدا کے لئے میری امان جان کو کوئی تکلیف نہ دی جائے انکا
مجھ پر بہت بڑا حق ہے رہین ایسی ناسمجھی کی باتین یہ ان کے سن کا باعث ہے سد کوئی
ایسی تدبیر کیجئے کہ انھین بھی اذیت نہ ہو اور ولی عہد بہادر کا بھی کام ہو جائے۔

نجم النسا :- حقیقت مین تم فخر خاندان ہو جس کی مان ایسی پست خیال ہو اس کی
لڑکی اور ایسی بامروت خدا کی شان ہے خیر مین تمھاری خاطر سے اتنا کر سکتی ہون کہ تمھاری
مان تمام عمر مصیبت نہ جھیلنے پائینگی لیکن دس پندرہ روز ضرور تکلیف اٹھانا پڑیگی
کیونکہ وہ خوشی سے راضی نہ ہونگی اور تمھارا وہان جانا لازمی ہے جب تم وہان
پہونچ جاؤگی تو وہ آزاد ہو جائینگی :-

وزیرن :- ہائے غضب کیا وہ قید کی جائینگی۔

نجم النسا :- ہان مین تمھین ان باتون کی اطلاع دینے آئی ہون ہماری سرکار
تمھاری مرضی کے خلاف کوئی کاروائی کرنا نہین چاہتے۔ مناسب ہو تو تم اپنی مان
کو سب نشیب فراز سمجھا کر راضی کر لو تمھین ایک مہینے کی مہلت دی جاتی ہے مین یہان
زیادہ آ جا نہین سکتی تمھاری مان ناراض ہوتی ہین اسوقت وہ یہان ہوتین
تو خدا جانے میرا کیا رنگ ڈھنگ کرتین۔

وزیرن :- خیر ایک مرتبہ اور دل کڑا کر کے انھین سمجھاؤنگی خدا کرے
راضی ہو جائین۔

یہان یہی ذکر تھا کہ ایک آدمی لالٹین لیے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے بی جان
مکان مین داخل ہوئین نجم النسا کو دیکھ کر غصہ سے چراغ پا ہو گئین اور
ڈانٹ کر کہنے لگین۔

بی جان :- مین نہین سمجھتی میرے یہان سرکاری داروغاؤن کا کیا کام جو
یہ لوگ رنڈیون کے مکان مین بارہ بارہ ایک ایک بجے رات کو آیا کرتے ہین
آخر اس آمد و رفت سے کیا منشاء ہے کیا میری لڑکی کو مجھ سے چھڑانا چاہتے ہین
اگر یہی مطلب ہے تو مین در دولت پر دہائی دونگی کہ ہمین ان لوگون سے کوئی

تعلق نہین کیا وجہ ہے جو یہ لوگ ہمارے یہان آدھی رات پچھلے پہر آیا کرتے ہین۔
نجم النسا یہ ہنگامہ سنکر بہت گھبرائین لیکن کیا کرتین وقت ہی ایسا تھا جو خون کے گھونٹ پی کر چپ ہو جانا پڑا ادھر بی جان کا غصہ بڑھتا ہی گیا آخر یہ بعجلت تمام اس کے گھر سے نکل کر بے نیل مرام سرکاری ڈیوڑھی کی طرف روانہ ہوئین"
خاص مکان مین مرزا ولی عہد بہادر شب فراق سے گھبرا گھبرا کر گریہ وزاری مین مصروف تھے کبھی شبیہ یار سے شکوہ جفا تھا کبھی اپنی قسمت سے گلہ کبھی چرخ جفا کار کے جور وستم کی شکایت کبھی دل بے قرار سے بیزاری الغرض یہ امید وبیم کی کشاکش مین تھے کہ نجم النسا سر جھکائے ہوئے غمگین سامنے آئین۔
اسوقت یہ مایوسی کی مجسم تصویر تھین چہرے سے حزن وملال ہویدا تھا بلکہ پاؤن غصے سے کانپ رہے تھے ولی عہد بہادر یہ حال دیکھکر پریشان ہو گئے۔
ولی عہد" کہو کیا خیر لائین تم اسوقت نہایت مضطرب وپریشان نظر آتی ہو کیا سبب ہے جلد ہی بیان کرو۔
نجم النسا" آہ جان عالم اپنی رسوائی کس زبان سے بیان کردن۔
ولی عہد" استغفر اللہ تمھین کون رسوا کر سکتا ہے میرے ہوتے ہوے کس کی مجال ہے جو تمھاری بدنامی کے درپے ہو۔
نجم النسا" پیر ومرشد بجا فرماتے ہین اب تو مین بیان کرتے ہوے اور زیادہ ڈرتی ہون ایسا نہ ہو حضور غصہ مین ایسا حکم دیدین جس سے میری اتنے دنون کی محنت رائگان ہو۔
ولی عہد" نہین نہین تم شوق سے بیان کردو مین تمھاری مرضی کے خلاف کوئی امر نہ کرونگا۔
نجم النسا" مین اسوقت وزیرن کے گھر گئی تھی اتفاق سے اس کی مان بی جان مرزا جیا خان کے یہان رت جگے مین گئی تھی اتفاق سے گھر مین صرف وزیرن یا دو ایک نوکر رہتے ہین وزیرن کے پاس جاکر بیٹھی تو دیکھا وہ بھی حضور کی محبت مین سرگرم آہ ونالہ ہے اسکی دلی منشا ہے کسی طرح حضور کا وصل ہو لیکن بے چاری اپنی مان سے مجبور ہے مین اس سے بہت دیر تک مفید مطلب گفتگو کرتی رہی ناگاہ اس کی مان خوکخوار شریر

کی طرح ڈکارتی ہوئی آگئی اور اس قدر شور و غل مچایا کہ مجھے ایک لمحہ بھی ٹھہرنا دشوار ہوگیا اور اسی طرح ترسان و لرزان حضور کی خدمت مین حاضر ہوئی۔

ولی عہد :- غضب آلود لہجہ مین :- اس کی یہ مجال ہوئی کہ تمھین سخت و سست کہا مین ابھی امیر الدولہ کو حکم دیتا ہون فوراً جاکر ان دونون کو حضور مین حاضر کرے۔

نجم النساء :- پیر و مرشد ابھی عتاب نہ فرمائین مین وزیرن کو بہت ڈرا آئی ہون یقین ہے وہ اپنی مان کو لالچ یا خوف سے اس بات پر راضی کرے گی کہ وہ حضور کی مرضی کے موافق کاربند ہو۔

ولی عہد :- نہین نہیں سیدھی طرح سے وہ راہ پر آتے نظر نہیں آتی واقعی مین نے غلطی کی جواب تک اسکی خوشی کا منتظر رہا۔

نجم النساء :- خدا کا واسطہ جان عالم میرا بنا بنایا کام نہ بگاڑیے مین نے بڑی کوشش سے اس قدر رسوخ پیدا کیا ہے وزیرن میرے کہنے پر عمل کرنے لگی ہو مجھے یقین ہے وہ ضرور اپنی مان کو خوف خداوندی سے ڈرا کر حضور کی خدمت مین حاضر ہوگی حضور ایک مہینہ لونڈی کی خاطر سے ضبط و صبر مین گزارین اس کے بعد جو طریقہ ذہن مبارک مین آئے اختیار کرین ایسا نہ ہو جلد بازی مین حضرت ثریا جاہ کو اطلاع ہو جائے تو لاکھ کا گھر خاک ہو جائے اور بجز کف افسوس ملنے کے کچھ ہاتھ نہ لگے گا۔

خیر تمھاری خوشی سے ایک مہینہ اور دل پر جبر کرتا ہون تم لوگون کو لازم ہے جانفشانی کا طریقہ اختیار کرو خوب کان کھول کر سن لو جب تک میری محبوبہ میرے پہلو مین نہ ہوگی مجھ پر خواب و خور حرام ہے کیا عجب ہے جو کسی روز غم جدائی سے اپنی جان شیرین تلف کردون پھر تمھین سوا کف افسوس ملنے کے کوئی چارہ کار نہ ہوگا

باب ۹

خاک ہو سکتا نہین تدبیر سے
آدمی مجبور ہے تقدیر سے
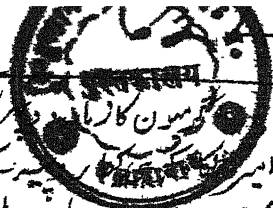
[illegible]میون کا زما[illegible] کا وقت لو کی شدت سے تمام جسم مین آگ لگی ہوئی ہے امیر [illegible] پیسے کے زور سے موسم گرما مین گلابی جاڑون کی گلابی کیفیت حاصل ہے بڑے بڑے زمین دوز تہ خانے بنے ہوئے ہین یہان خس کے پردے جو برابر پانی سے تر کئے جاتے ہین پڑے ہین ہان وہ غریب جو بچارے مفلوک الحالی سے پریشان ہو کر تمام دن لگاتار محنتون کے بعد شام کو پیٹ بھرنے کے لئے تھوڑا بہت پا جاتے ہین ان سے گرمی کا لطف نہ پوچھئے آفتاب کی حدت سے رنگ سنولا گیا ہے پسینے کا یہ حال ہے جیسے ابھی نہا کر آئے ہون نہ انھین شورے مین چھلا ہوا پانی میسر ہے نہ بڑے بڑے خس خانون مین آرام سے بیٹھنا نصیب ہے اگر آرام لینے کے لئے سو گئے تو جمعدار نے نصف مزدوری کاٹ لی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بچون کو ذرا تھوڑ کھلا کر خود تمام رات فاقہ کیا یہ رفتار زمانہ ہے جسے واقعتاً نظرین روز مشاہدہ کرتی ہین اب ہم مطلب کی طرف رجوع ہوتے ہین اسوقت بی جان کے مکان مین ایک کمرے مین خس کی ٹٹیان لگی ہین جنھین ایک آدمی نے وقتاً فوقتاً پانی سے تر کر رکھا ہے اس کمرے مین چار شخص ہین جس مین ایک تو خود بی جان ہین دوسری وزیرن اور باقی دو شخصون مین ایک مراد خان دوسرے الہیا خان جو آپس مین کسی خاص معاملہ کی نسبت گفتگو کر رہے ہین جو ان کی گفتگو سے ظاہر ہو جائیگا۔

وزیرن :۔ امی جان کل رات کو آپ نے بڑا غضب کیا جو اس طرح نجم النسا کو ڈانٹا۔

بی جان :۔ بیٹا ابھی تم بچہ ہو ان باتون کو کیا جانو روپیہ پیدا کرنے کی یہی تدبیرین ہین اس طرح رئیس کے دل پر رعب چھا جاتا ہے اور وہ ایک روپیہ خرچ کرنے والا ہوتا ہے تو دس خرچ کرتا ہے۔

وزیرن :۔ سچ ہے لیکن ولی عہد بہادر کے آدمی کو ناراض کرنا اچھا نہین کل نجم النسا صاف صاف کہہ گئین کہ سب بندوبست ہو گیا ہے ولی عہد بہادر اسوقت کچھہ سپاہی بھیجکر تمھاری مان کو گرفتار کرنے والے تھے لیکن مین نے بہت نشیب و فراز دکھا کر انھین اس حرکت سے باز رکھا صرف اس لئے کہ تم سے محبت ہو گئی ہے لہذا تم اپنی ماں کو سمجھا بجھا کر راضی کر دو ورنہ ان کے واسطے مفر کی صورت نظر نہین آتی وہ پوری باتین بھی نہ کرنے پائی تھین کہ آپ آگئین اور انھین ایسا آڑے

ہاتھون لیاکہ وہ بے چاری اپنی جان بچاکر بھاگین"

مراد خان " وزیرن کی باتین سنکر" جناب بی جان صاحبہ [illegible] سے بجائے انصاف آپ کی صاحبزادی نہایت دور اندیش اور عقلمند ہین - واقعی [illegible] باتین انھون نے کہین سب آپ کے لئے مفید ہین کیونکہ ہر بات کی ایک حد ہوتی ہے آپ کی کشیدگی اور ولی عہد بہادر کے اشتیاق کی حد ہوگئی اب زیادہ کھنچنے سے یہ اندیشہ پیدا ہوتا ہے کہین ایسا نہ ہو ولی عہد بہادر کی طبیعت مین اشتعال پیدا ہو جس کا نتیجہ آپکے واسطے بہت تکلیف دہ ہو میری رائے مین اب آپ جس قدر روپیہ طلب کیجئے گا آپ کو بے عذر ملجائیگا پھر کیا وجہ ہے جو ایسا اچھا موقع ہاتھ سے دیا جائے مین نے ابتدا مین آپکی رائے سے اتفاق کیا تھا اور اب وقت و مصلحت کے لحاظ سے وزیرن جان کی صلاح ہے کہتا ہون شاید آپ کا خیال یہ ہو ولی عہد بہادر گھر ڈال لین گے تو یہ خیال ہی خیال ہے بالفرض ایسا ہی ہوا تو کوئی نقصان نہین مین نے سنا ہے وہ پری خانہ بانے والے ہین جہان جوان جوان کمسن عورتین علم موسیقی حاصل کرنے کے لئے رکھی جائینگی اس کام کے واسطے ہم لوگون کا موجود ہونا لازمی ہے وزیرن سے ہمین یہ بھی امید ہے وہ اپنی تعلیم کے واسطے ہمین کو ملازم رکھی گی اور ہم پر آپ کو کافی اطمینان ہے دوسرے جب چاہے آپ خود آجا سکتی ہین آپ کے واسطے ممانعت یا روک ٹوک نہ ہوگی روپیہ پیسہ کی کمی نہین سچ تو یہ ہے کہ آپ کی خوش نصیبی مین کلام نہین خواہ آپ اپنے ہاتھ سے اسے مٹادین-

بی جان " مین اچھی طرح سمجھتی ہون اسوقت کی باتون نے مجھ کو فکر مین ڈال دیا ہے خیر اس معاملہ کو اچھی طرح سوچ سمجھ لون تو کوئی رائے قائم کرون-

مراد خان " آپ کو لازم ہے بہت جلد اپنے دل سے کوئی نہ کوئی فیصلہ کر لیجئے وقت ہاتھ سے نکل جائے گا تو بجز افسوس کچھ حاصل نہ ہوگا-

باب

وصل چاہا جو کسی کا تو غم ہجر ملا
میرے معبود یہ تاثیر دعا کیسی ہے

صبح کا سہانا وقت ہے آفتاب عالمتاب افق مشرق سے ظاہر ہو کر اپنی نورانی شعاعون

سے کرۂ زمین کو منور کر رہا ہے علی الخصوص دریا کا سماں قابل دید ہے سورج کی
ہلکی ہلکی کرنیں پانی میں گر گر کر عجب دلکش سین پیدا کر رہی ہیں چھوٹی چھوٹی لہروں کا
بیتابانہ مچل مچل کر آغوش ساحل سے ٹکرانا خالی از کیفیت نہیں -

دریائے گومتی کے کنارے جو شاہی عمارت چتر منزل کے نام سے مشہور ہے
اپنی شاہی شان وشوکت کے علاوہ مکین کو بھی آغوش میں لئے ہوئے ہے -

اس قصر کی سجاوٹ و آراستگی کا کیا ذکر جو لوگ آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں
آجتک دل ہی دل میں مزے اٹھاتے ہیں

اسوقت چتر منزل کے ایک کمرے میں مرزا دلی عہد بہادر بیٹھے ہوئے
خیال یار سے ہمکلام ہیں کبھی بے وفائی کا شکوہ ہوتا ہے کبھی اس بھولی بھولی
شرمیلی تصویر کو گلے لگا کر حسرت وصل نکالی جاتی ہے واقعی کسی عاشق کے
دل سے تصور کا مزا پوچھئے ؎

نہ پوچھئے کہ تصور میں لطف کیا کیا ہیں
کسی کو اپنے گلے سے لگائے بیٹھے ہیں

کبھی فلک کج رفتار کی گردشوں کا رونا رویا جاتا ہے اور اپنی ناکامی
پر کف افسوس ملتے ہوئے بے اختیار زبان سے نکل جاتا ہے ؎

جہاں میں خوب ملی داد خستگی ہم کو
ہزاروں تیر ستم دل پہ کھائے بیٹھے ہیں

کبھی چشم یار کے بوسے لیکر اس کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان
ہوتے ہیں کبھی تیر نظر کی مدح سرائی کی جاتی ہے ؎

کچھ اپنے تیر نظر کی تمھیں خبر بھی ہے
جگر فگار کلیجہ دبائے بیٹھے ہیں

کبھی ہجر اور اپنے دیدۂ بے خواب کا حال آٹھ آٹھ آنسو رلاتا ہے
اور یہ مضطرب ہو کر دل جگر سنبھالنے لگتے ہیں جب دل زیادہ بیتاب
ہوتا ہے تو اٹھکر ٹہلنے لگتے ہیں اور ڈبڈبائی ہوئی آنکھیں باقرار
سے مل مل کر کہتے ہیں ؎

آشنائے درد میٹھی نیند کیونکر سو سکے
نکلی فرقت سے پاس آنے مین گھبراتی ہو نیند

کبھی دل بے تاب کو نصیحت کی جاتی ہو بہلانے کے واسطے اپنے نفس سے خطاب ہوتا ہے ؎

کیون مرے جاتے ہو دو دن کیلئے اے خنجر
رفتہ رفتہ یہ مصیبت بھی گزر جائے گی

کبھی نوجوانی برباد ہونے کا قلق ہوتا ہے اور آسمان کی طرف دیکھکر حسرت ناک لہجہ مین یہ شعر پڑھدیتے ہین ؎

کچھہ نہ پوچھو غم ایام جوانی خنجر
یہ زمانہ بھی مصیبت سے بسر ہوتا ہو

اس دار بے ثبات مین کسی کو قیام نہین جو کل تھا آج نہین ہے جو آج ہے کل نہ ہوگا وصل کے بعد ہجر اور رنج کے بعد راحت ہونا لازمی ہے اس حالت مین آہ وزاری کرنا یا تڑپنا تلملانا آپے سے گذر جانا سوائے نادانی کے کیا کہا جاسکتا ہی دل مضطر کا اضطراب بے کار آہ بے اثر کا سلسلہ بے سود ان باتون مین بجز ضرر فائدہ نہین ؎

کب تک آہ بے اثر کا سلسلہ
لیجئے منھ کو کلیجہ آگیا

کبھی دل کا طوطے کیطرح آنکھین پھیر کر بے نظر غدار ہوجانا یاد آکر بیچین کر دیتا ہے لیکن واہ رے محبت دل کسی قدر بے مروت لاپروائی کرے انکھین اس کی خوشی کا ویسا ہی خیال ہے جیسا ہمیشہ تھا اسکے صدمہ فراق مین آنسوؤن کا سلسلہ قطع نہین ہوتا سچ ہے ؎

جس کا بچھڑا ہو کوئی یہ درد اس سے پوچھئے
اے دل غم دوست تجھکو اب کہان پائینگے ہم

کبھی اپنے دل کی الجھن کے ساتھ زلف پریشان کا خیال دماغ مین پیدا ہوکر سودائی بنا دیتا ہے اور یہ ٹھنڈی سانس بھر کر حالت جنون میں کہنے لگتے ہین ؎

وہ کیا جانین کسی کے خاطر ناشاد کی الجھن
جنھین فرصت نہین آرایش زلف معنبر سے

ناگاہ حضرت عشق کی نہ کٹنے والی مصیبتون کا خیال آگیا اور اب ان کے چہرے سے مایوسی کے آثار نمایان ہو گئے اگرچہ ان کا شاداب و خوبصورت چہرہ گل کی طرح گرد ملال و صرصر غم سے پژمردہ ہو رہا تھا لیکن اس سوہان روح خیال نے غضب ہی کیا یا تو یہ مسہری پر پڑے پڑے تڑپ رہے تھے یا بے قرار ہو کر دل و جگر سنبھالتے ہوئے اٹھ بیٹھے بڑی بڑی بادامی آنکھون مین مثل در بے بہا آنسو بھر آئے طفل اشک مچل مچل کر دامن پر گرنے لگے جو پہلے ہی سے دست جنون نے چاک کر رکھا تھا اب سوکھے ہوئے ہونٹون کو پھر جنبش ہوئی اور عجب دلخراش لہجہ مین یہ شعر زبان سے نکلا ؎

عشق کے حال سے ہوتے جو عدم مین واقف
بھول کر بھی نہ کبھی رخ سوئے عالم کرتے

اس شعر نے زخمی دل کے ساتھ تیغ و خنجر کا کام کیا کئی بار درد آمیز آواز سے پڑھا پھر خود بخود کہنے لگے مین پہلے آگاہ نہ تھا اب ضرور واقف ہو گیا۔ واقعی عشق تو بہت اچھی چیز ہے لیکن اس کا ساتھی فراق اور اس کی تکلیفین حد برداشت سے باہر ہین یہ تو اچھی طرح معلوم ہو گیا مجھے دنیائے ناپائدار سے وصال یار کی حسرت لے کر جانا پڑے گا پھر کیا وجہ ہے جو اپنے زبان و دل کو زحمت دون عمر کی بے وفائی بھی معلوم ہے ایک روز مرنا ضرور ہے مناسب وقت یہی ہے ہجر یار مین جان شیرین گنوا دون نام ہو گا اور آئے دن کے جھگڑے بکھیڑون سے بھی نجات مل جائے گی بس بس بہت ہی مناسب تدبیر ہے ؎

کوچ کا سامان مہیا کیجیے
موت کا پیغام خنجر آگیا

بس بس اے تماشائے عالم اسباب میرے سامنے سے دور ہو اے ہوس وصل یار تو بہت پیاری چیز ہے لیکن مجھے معاف کریں اب تیری خواہش نہین کر سکتا اے خیال دلربا خدا حافظ اے میرے رفیقو اے

غمگسار آخری سلام آج اختر تیری خدمتون کا شکر گزار ہوکر ناشاد و نامراد سفر آخرت کرتا ہے اچھا رخصت وقت بہت کم رہ گیا مجھے اپنے کام مین عجلت ہے۔
اتنا کہکر ہمارا نوجوان ہیرو اٹھ کھڑا ہوا اور ایک تپنچہ لے کر منزل کی چھت پر جو لب دریا واقع تھی اور گلزار منزل کے نام سے موسوم تھی چڑھ گیا چارون طرف سے دروازے بند کر لئے اور قصد کیا خودکشی کر کے دفتر عشاق مین اپنا نام لکھوا لے ناگاہ داروغہ نجم النسار بیگم تلاش کرتی ہوئی یہان پہونچ گئین اور روزن درسے جھانک کر بے اختیار اپنا سر دروازے کی چوکھٹ پر دے مارا اور پکار کر کہا اے جان عالم خدا رسول کے واسطے پہلے میری ایک عرض سن لیجئے اس لونڈی کو بے موت نہ ماریے یہ کہکر کچھ اس بیقراری سے رونا شروع کیا کہ ہمارا ہیرو نوجوان اپنے درد دل کو بھول گیا اور فوراً آواز دی "کہو کیا کہنا چاہتی ہو"
نجم النسار" خدا کا واسطہ تپنچہ اپنے ہاتھ سے پھینکدیجئے جان دینے کے ارادہ سے دست بردار ہو جیے مین حضور کی مطلوبہ کو آج ہی شام کو لاکر آپ کے پہلو مین نہ بٹھا دون تو پھر آپ کو اختیار۔
ولی عہد" آہ اے نجم النسا تم میرے دل کی کیفیت سے واقف نہین ورنہ اس طرح جھوٹی تسلیان دے دیکر بہلایا کرتین۔
نجم النسار" خدا کی قسم جان عالم اگر آج مین اپنا وعدہ پورا کرنے مین قاصر رہون تو اپنے ہاتھون سے اپنا سر کاٹ کر حضور کے قدمون پر ڈال دونگی۔
ولی عہد" کچھ سوچکر" خیر ایک دن اور تمھاری خوشی سے ضبط کرونگا۔
نجم النسار" ابھی ابھی بہاؤ الدولہ گھوڑے پر سوار ہوکر بی جان کے یہان گئے ہین۔ جس طرح ہوگا اسے راضی کر کے شام کو خدمت والا مین حاضر کرین گے۔

باب ۱۱

رحم آیا انکو میرے حال پر
کچھ دنون اب تو یہی عالم رہے

جھٹ پٹا وقت ہے شہر مین تاریکی دور کرنے کی غرض سے چراغ روشن ہوتے جاتے ہین جو انان نوخیز بناؤ سنگار مین مصروف ہین عشاق حسرت نصیب جنھون نے دن بھر تڑپ تڑپ کر بسر کی اسوقت آرزو ئین پوری ہونے کے خیال مین پھولے نہین سماتے کسی کو محو آرایش دیکھکر جو آئینہ سے زیادہ حیران ہین ان آرایشون کا مزا تو ان بےتاب دلون سے پوچھیے جو ایک مدت تک شوق وصل مین تڑپا کئے ہین اور بڑی بڑی تکلیفون کے بعد کسی سنگدل کو مائل رحم دیکھکر کس ارمان کے ساتھ اس وقت کا انتظار کر رہے ہین جب ان کے دلون کو بےچین کر دینے والی آرزوئین حال زار پر ترس کھا کر نکلنے والی ہین ہائے محبت بھی کیا چیز ہے جو کسی طرح چین ہی نہین لینے دیتی کوئی دل و دماغ ایسا نہین جو اس کے خیال اور سودے سے خالی ہو ہان فرق اتنا ہے ایک فراق کے درد سے بلک بلک کر رو رہا ہے دوسرا وصل کی روح فزا مسرتون سے مثل گل نوخیز کھلا جاتا ہے کوئی تصور مین معشوق سے بگریہ وزاری عرض تمنا کرنا چاہتا ہے لیکن شبیہ اغماز سے منہ پھیر لیتی ہے کوئی اپنی آرام جان کو بغل مین لئے ہوئے لطف زندگانی اٹھا رہا ہے کوئی حیا سے سمٹا جاتا ہے کسی کا دست گستاخ بڑھ بڑھ کر نہال شباب سے ثمر تمنا چن رہا ہے یہ طریقہ مستی یا گردش لیل و نہار ہے اب ہم پھر اصل مطلب کی طرف رخ کرتے ہین اسوقت بی وزیرن جان کے مکان مین حسب معمول سب سامان درست ہے لیکن خود وزیرن جان پر بلا کا جوبن ہے روزانہ سنگار سے کہین زیادہ بناؤ ہوا ہے مسی سرمہ کنگھی چوٹی سے درست مثل عروس نوبہار ہین جیسی پوشاک کچھ اس دلفریبی سے پہنی گئی ہے ممکن ہی نہین کوئی چلبلی طبیعت والا دیکھے اور پھڑک نہ جائے ان سب پر طرہ زیورات گران بہا سے آراستہ ہونا اگرچہ شعرا نے سادگی کو بہت پسند کیا ہے اور کہہ گئے ہین -

نہین محتاج زیور کا جسے خوبی خدا نے دی (ذوق دہلوی)
کہ دیکھو خوشنما لگتا ہے کیسا چاند بن گہنے

اسی مضمون کو حضرت امیر مینائی لکھنوی بھی کیا خوب نظم فرما گئے ہین

خودجوانی ہے جوانی کا سنگار
سادگی زیور ہے اس سن کیلئے

یا حضرت سیف جہان پوری ارشد تلامذہ جناب جلال لکھنوی فرماتے ہین

یہ نکھ سکھ کی درستی بھی عجب انمول زیور ہے
پھبن کر سادہ جوڑا ہائے وہ انکا سنورجانا

لیکن حسن کے لیے زیور وہی کام دیتا ہے جو تیغ جوہر دار کے لئے صیقل کوئی مانے یہ نہ مانے ہم تو اس وقت وزیرن جان کو رشک حوران بہشتی تصور کرتے ہین۔

ناظرین حیران ہون گے آج ان کے حسن و آراستگی کی تعریف تو اس قدر لکھی لیکن یہ نہ بتایا کس لئے یہ بناؤ سنگار ہوا ہے خیر سن لیجیے ہمارے ہیرو کی وہ دلی تمنائین جو کئی ماہ سے برابر دل کے قید خانے مین گھٹ کر رہی ہین آج نکلنے والی ہین بہا والدولہ بہادر نے درمیانی انکار کو اپنی چالاکی سے مٹادیا اور ایک ماہ کی تنخواہ نین ہزار روپیہ دیکر بی جان کو راضی کرلیا ولیعہد بہادر کے یہان جانے کی تیاریان ہین جو آج اسقدر آرایش کی گئی اب تو ناظرین بخوبی سمجھ گئے ان کو یہان چھوڑ یے اب مرزا ولیعہد بہادر کی خبر لیجیے وہان کیا کیا سامان ہورہے ہین اسوقت ان کے درد عشق اور دمبدم بڑھنے والے شوق وصل کی کیا حالت ہے ہم ان باتون کا فیصلہ خود ناظرین کی دوراندیشی پر چھوڑتے ہین کیونکہ ایک بے تاب عاشق کا شوق وصل لکھنے کی قدرت قلم مین نہین بہ قول شاعر ؎

وعدہ وصل چون شود نزدیک
آتش شوق تیز تر گردد (لاعلم)

آرایش کا ذکر کرنا ہی نضول ہے حاکم وقت کا نور نظر جو کچھ کرسکتا ہے کسی سے پوشیدہ نہین ہین صرف اس رنگیلے طبیعت والے عاشق کا سنگار دکھانا منظور ہے جو بدیہ ناظرین ہے اس وقت ہمارا عاشق تن ہیرو تاج مردارید سر پر تباسے ولیعہدی بر مین پہنے

ہوسے آٹھ لڑیون کا دست بند جس مین بڑے بڑے گوہر آب دار پروئے ہوئے ہیں ہاتھون مین گلے مین بیش بہا موتیون کے بائے بازوون پر تپتے کے نورتن بندھے ہوسے سرخ اطلس کا پائجامہ جسکی ہر سیون پر موتی ٹانکے گئے ہین جامہ مطلا جس پر جابجا موتیون کے چاند بنے ہوئے ہین زیب جسم ہے ہاتھ مین تیغ جوہر دار آنکھون مین سرمہ دنبالہ دار دیا ہوا حسن کو بھڑکا رہا ہے کپڑون مین حنا کا عطر ملا ہوا جس کی بھینی بھینی خوشبو دماغ کو معطر و تازہ کر رہی ہے سچ تو یہ ہے اس کی آنکھون سے خمار شباب اور ماتھے سے جوانی کا دلولہ نمایان ہے پرپیچ زلفین عارض مصفا پر پڑی ہوئی ہین جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے شام صبح سے گلے مل رہی ہے ؎

بکھر کر آگئین زلفین جو انکے روئے روشن پر
شب تاریک کو مین نے ہم آغوش سحر جانا (خنجر لکھنوی)

امیر الدولہ بہادر خدمت مین حاضر ہین اور کسی کے آنے کی اجازت نہین شوق اور خوشی کا یہ حال ہے ایک مقام پر قرار نہین فرط انبساط سے ادہر ادھر ٹہل رہے ہین کبھی گھبرا کے امیر الدولہ سے دریافت کیا جاتا ہے کیون امیر الدولہ ابھی تک اس آرام جان کے نہ آنے کا کیا سبب ہے تم تو بیان کرتے تھے بہاؤ الدولہ کے کہنے سننے سے اس کی مان راضی ہو گئی ہائے اتنی تاخیر میرے لئے زہر سے کم نہین۔

امیر الدولہ ؎ حضور ابھی وقت بھی تو کچھ ایسا نہین آیا ہے اب آتے ہی ہونگے غلام نے ابھی چوبدار طلبی کے واسطے روانہ کیا ہے وہ ان لوگونکو لے کے آتا ہی ہوگا۔

ولیعہد۔ تمھین میرے دل کا حال کیا معلوم اب تو ایک ایک لمحہ ایک ایک سال معلوم ہوتا ہے۔

امیر الدولہ ؎ بجا ہے پیر و مرشد حضور نے فراق کی سختیان اٹھانے کے بعد جو مژدہ وصل سنا ہے اس لئے اشتیاق کی کثرت ہے تھوڑا

عرصہ بھی پہاڑ معلوم ہوتا ہے۔
یہاں یہی ذکر تھا کہ چوبدار نے وزیرن جان کی آمد کی نوید روح افزا سنائی جس کے سننے سے مرزا ولی عہد بہادر کی باچھیں کھل گئیں اور انتظار کی تکلیفون سے اترے ہوئے چہرے پر خوشی سے سرخی آگئی اضطراب دل نے کسی طرح بیٹھنے نہ دیا یہ بے تاب ہوکر اس کی پیشوائی کو دوڑے راہ مین ملاقات ہوئی انھون نے جھپٹ کر وزیرن جان کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے لیا اور خلوت کدہ مین تشریف لائے وہی خلوت کدہ جو آغوش تمنا کھولے ہوئے نہایت حسرت و آرزو سے کسی کا منتظر تھا رشک پرستان معلوم ہونے لگا اب ہماری مشتاق نظرون کے سامنے عاشق و معشوق مین راز و نیاز پیار محبت کی باتین ہونے لگین کسی کو شوق وصل بے چین کر رہا ہے کوئی ڈوپٹے کے گوشے مین منھ چھپائے ہوئے سمٹا سمٹایا ایک طرف سرنگون بیٹھا ہے کسی کا دست شوخ گستاخانہ بڑھتا ہے اور کوئی نازک نازک ہاتھ اٹھاکر اس بے ادبی کی سزا اس طرح دیتا ہے کہ عاشق دل و جگر تھام کر رہ جاتا ہے ہائے وصل بھی عجب خوشنما چیز ہے صرف ایک رات کے لئے عاشقان نامراد بڑی بڑی جان گسل تکلیفون کا سامنا کرتے ہین اکثر تو یون ہی ناشاد و نامراد حسرت وصل لئے دنیا سے اٹھ گئے ہان جن خوش نصیبون کو یہ مبارک گھڑی دیکھنا نصیب ہوئی وہ بھی کچھ زیادہ نہین ہوئے بلکہ اس حال مین شکوہ فلک سنا یا گیا ؎

وصل کی شب اور اتنی مختصر
دن گنے جاتے تھے اس دن کیلئے
(امیر مینائی لکھنوی)

پیارے ناظرین ہم اس شب کا حال زیادہ نہین لکھ سکتے بس اتنا کافی ہے جس طرح پرارمان عاشق فراق کی ناگوار سختیان اٹھانے کے بعد وصل کا مبارک اور دلچسپ سمان دیکھکر جس طریقہ سے اپنے معشوق سے ملتا ہے وہی حالت ہمارے ہیرو اور ہیروئن کی تھی کبھی شکوہ ہجر یا شکایت گردش چرخ ہوتی تھی کبھی ارمان نکلتے ہوئے دیکھکر درگاہ مسبب الاسباب

مین شکر کیا جاتا تھا کبھی شمع جمال یار پر مثل پروانہ نثار ہوتے تھے کبھی سنگدلی اور بے نیازی سے ڈر کر التجا کی جاتی تھی ہم رحم کے قابل ہین ظلم سہنے کی طاقت نہین الغرض تمام رات یونہین تمام ہوئی اور چرخ نیلی جس نے کبھی کسی کے ساتھ وفا نہین کی رنگ بدلنے لگا یعنی غازۂ نور سحر ظاہر ہوا اور امیرالدولہ نے پس پردہ آکر آواز دی ۔

امیرالدولہ ” قبلۂ عالم بیدار ہو جیئے نماز سحر کا وقت آگیا آسمان پر سپیدۂ سحری نمایان ہے ۔

اس آواز نے جو سلوک ہمارے ہیرو کے ساتھ کیا وہ تو اسی کا دل ہی خوب جانتا تھا مگر ہان جو ہماری نظرون نے دیکھا وہ قلمبند کرتے ہین جیسے ہی یہ آواز وصل یار کا لطف اٹھانے والے معزز ولی عہد بہادر نے سنی رنگ رخ متغیر ہو گیا بے تاب دل کو سنبھال کر آہ سرد بھری اور آنکھون مین آنسو بھر کر وزیرن جان سے اس طرح سلسلۂ کلام شروع کیا ۔

ولیعہد ” آہ کہ جلد یہ شب گذر گئی افسوس میرے سب ارمان اسی طرح دل مین رہ گئے دیکھئے اب کب خدا تمھاری صورت دکھاتا ہے ۔

وزیرن ” نہ رات چھوٹی ہوئی نہ وقت سے پہلے ہم لوگ جگائے گئے قاعدہ ہے خوشی کی گھڑیان بہت جلد گزر جاتی ہین ۔

ولیعہد ” افسوس تو یہی ہے اتنا بڑا پہاڑ سا دن کیونکر کاٹے کٹے گا دیکھو خدا کے لئے آج بہت سویرے چلی آنا تھین ذرا بھی تاخیر ہو گی تو میرا کام تمام ہو جائیگا ۔

وزیرن ” خدا نہ کرے صبح صبح ایسی بری بری باتین زبان سے نکالنا اچھا نہین مجھے خود گھر مین قرار نہ آئے گا تمھارے کہنے کی کیا ضرورت ہے ۔

اتنی گفتگو کے بعد وزیرن جان سوار ہو کر اپنے عشرتکدہ کو سدھارین اور ہمارا بے تاب ہیرو حمام سے فراغت کر کے فریضۂ سحری مین مشغول ہوا ۔

باب ۱۴

کہنا جو تھا وہ کہہ چلے لگ جاؤ اب گلے
اچھی نہیں ہے کشتۂ ہجران سے چھیڑ چھاڑ

بہار کا موسم ننھی ننھی بوندون کا پڑنا عجب دلکش منظر ہے علی الخصوص ان نوجوان جہان کے واسطے جو کسی شرگین نازنین کے وصل کا مزا اٹھاتے رہے ہون۔ بجلی کی چمک سے کسی کمسن کا سہم کر چھاتی سے چمٹ جانا مسیحائی سے کم نہین زبان سے کچھ نہ کہا جاتا ہوگا لیکن دل ہی دل مین دعائین تو ضرور مانگی جاتی ہونگی کہ کاش بجلی برابر چمک کر دلی آرزوون کے نکلنے کا موقع دیتی رہے یہی سمان ہم ناظرین کو دکھانا چاہتے ہین اسوقت قصر سلطانی مین تخلیہ کی صحبت رنگیلی طبیعت والے مرزا ولی عہد بہادر معہ اپنی معشوقہ طناز کے جلوہ گر ہین مصاحبین مین امیر الدولہ بہادر اور اکبر الدولہ بہادر حاضر ہین مزے مزے کی باتین ہو رہی ہین

ولیعہد ۔ وزیرن سے ۔ اب تو تین دن بھر تم سے جدا رہنا بہت ہی شاق گذرتا ہے کوئی صورت ایسی ہوتی کہ یہ جدائی دفع ہوجاتی دو تین مہینے ہو گئے تم شب کو چلی آتی ہو اور دن کو چلی جاتی ہو آخر یہ نامناسب طریقہ کبتک قائم رہیگا۔

وزیرن ۔ مین تمھاری خوشی کرنے کو ہر طرح موجود ہون لیکن اپنی والدہ سے مجبور ہون وہ میرا تمھارے گھر مین رہنا پسند نہین کرتین۔

ولیعہد ۔ کیون آخر کوئی وجہ تو ہونا چاہیئے۔

امیر الدولہ ۔ پیر و مرشد غلام نے جہان تک دریافت کیا یہی معلوم ہوا بی جان سے کسی کمبخت نے کہدیا ہے جب ولی عہد بہادر کسی کو اپنے گھر بٹھا لیتے ہین تو اس کے اعزا کو اس کے پاس آنے جانے سے قطعاً منع کر دیتے ہین

بہاؤ الدولہ ۔ آپ نے بہت صحیح خبر سنی ہے مجھ سے خود بی جان نے بھی خیالات ظاہر کیے تھے۔

امیر الدولہ ۔ استغفر اللہ ہماری سرکار ظالم نہین جو ماں سے بیٹی کو علیحدہ کرے ایسا خیال کرنا بھی حماقت ہے۔

وزیرن" ہان اگر انھین پورے طور سے اطمینان ہو جائے گا مین ان سے علحدہ نہ کی جاؤنگی تو وہ بخوشی آپ کا کہنا منظور کر لین گے۔
ولیعہد" مین بسر و چشم ان سے قول و اقرار کرنے کو موجود ہون انھیں میری طرف سے ایسے نقوش و شکوک بے جا ہین۔
وزیرن" یہی خیالات ایسے تھے جن کی وجہ سے مین نے اور تم نے اتنے دن تڑپ تڑپ کر بسر کئے حقیقت مین تمھاری صفت و ثنا مین نہین کر سکتی تمھارا جو جی چاہتا وہ سلوک ہمارے ساتھ کر سکتے تھے مگر واہ رے عدل و انصاف اپنے اوپر تکلیف اٹھائی لیکن غریب آزاری سے نفرت ہی رہی۔
امیر الدولہ" سبحان اللہ کیا بات فرمائی ہے واللہ سمجھداری اسی کا نام ہے اگر اتنی عقل آپ کی والدہ مین ہوتی تو جان عالم کو جفا کشی نہ کرنا پڑتی۔
ولیعہد" سب صاحبون کی رائے ہو تو بی جان کو ابھی بلا کر اس معاملے کی بابت گفتگو چھیڑی جائے اور کسی نہ کسی طرح انھین راضی کیا جائے۔
بہاؤ الدولہ" پیر و مرشد کی رائے بہت صائب ہے جو کچھ طے پانا ہو ابھی طے پا جائے تو بہتر ہے۔
اکبر الدولہ" پہلے وزیرن جان کا عندیہ دریافت کرنا ضروری ہے۔
امیر الدولہ" آپ بھی عجب آدمی ہین اے حضرت جان عالم کے فرمانے سے بھلا انھین انحراف ہو سکتا ہے" وزیرن سے مخاطب ہو کر آپ ہی فرمایئے مین صحیح عرض کرتا ہون یا غلط"
وزیرن" نہین نہین آپ کا خیال بہت صحیح ہے" ولی عہد کی طرف اشارہ کر کے جو ان کی خوشی میری مرضی ۔ ع ۔

راضی ہین ہم اسی مین تیری رضا ہو جس مین (لاعلم)

بہاؤ الدولہ" سبحان اللہ واہ واہ آپ موزون طبع بھی ہین اچھا مصرع پڑھا واللہ طبیعت خوش ہو گئی"
اکبر الدولہ" دل پھڑک گیا واقعی سچ ہے جس دل کو شعر و سخن کا مزا نہین وہ دل نہین پتھر کا ٹکڑا ہے جس مین حس کی قدرت نہین۔

بی جان:- یہ سب باتیں تو اپنے اپنے موقع سے ہوتی رہینگی پہلے موجودہ مقدمہ
نسبت ہونا چاہئیے۔

امیر الدولہ:- میں ابھی چوبدار کو دوڑاتا ہوں وہ اپنے ساتھ ہی بی جان کو
لیتا آئیگا اور یہیں حضور کے سامنے سب گفتگو ہو جائے گی۔

بہاء الدولہ:- ہاں ہاں مناسب وقت یہی ہے۔

اتنی گفتگو کے بعد امیر الدولہ اس صحبت سے اٹھکر باہر چلے آئے اور ایک
چوبدار کو حکم دیا ابھی جا کر اپنے ہمراہ بی جان کو لاکر سرکار ولی عہد بہادر میں حاضر
کرے جس کی فوراً تعمیل کی گئی ایک گھنٹہ بعد بی جان حاضر ہو گئیں اب جو گفتگو ہوئی
وہ ہدیہ ناظرین ہے۔

بہاء الدولہ:- دیکھو بی جان تمہیں اسی غرض سے یہاں حاضر ہونیکا حکم دیا گیا
ہے کہ جان عالم تم سے ایک خواہش رکھتے ہیں جو ابھی ابھی بیان کی جائیگی لیکن
پہلے چند باتوں کا طے پا جانا ضروری ہے تمہاری لڑکی کو ہماری سرکار میں ملازم
ہوئے دو تین ماہ کا عرصہ ہو گیا اس مدت میں کوئی بات بھی ایسی ہوئی جو تمہاری یا اسکی مرضی کے خلاف ہو

بی جان:- خدا حضور ولی عہد بہادر کی عمر ایک سو تیس برس کی کرے یہاں کس
چیز کی کمی ہے ایک سے ایک اچھا کھانا کپڑے نفیس زیورات بیش بہا روپیہ پیسہ
اسد رکھے سبھی کچھ ہے میں کیونکر جھوٹ کہدوں کہ کوئی تکلیف ہوئی۔

بہاء الدولہ:- اور جب تمہارا جی چاہا تم بھی اپنی لڑکی کے ہمراہ مجرے کیواسطے
حاضر ہوئیں یہاں کوئی روک ٹوک نہیں ہوئی۔

بی جان:- بالکل نہیں

بہاء الدولہ:- اکثر ایسا بھی ہوا کہ بی جان دن کو بھی یہیں رہیں۔

بی جان:- ہاں۔

بہاء الدولہ:- دیکھو تم نے جس قدر باتیں بیان کیں سب تمہارے اگلے
خیالات کے برعکس ہیں۔

بی جان:- بے شک پہلے لوگوں نے مجھکو بہکایا لیکن اب تو وہ خیال بالکل نہیں۔

بہاء الدولہ:- اچھا تو اب سنو جس غرض سے تم یہاں بلائی گئی ہو وہ یہ ہے کہ ہمارے سرکار

کو وزیرن جان سے محبت ہوگئی ہے وہ چاہتے ہیں وزیرن جان یہ ذلیل پیشہ ترک کرکے بیگموں کے رتبہ پر پہونچائی جائیں اب تمھاری کیا مرضی ہے۔

بی جان :- کچھ سکوت کے بعد، حضور خوب جانتے ہیں سولے اسکے اور کوئی لڑکی بھی میسر نہیں ہے اور اسعد رکھے یہی روٹیوں کا سہارا ہے جب یہ میرے پاس نہ ہوگی تو کھاؤنگی کیا۔

بہاوالدولہ :- مسکرا کر۔ تم کھانے کا کچھ ذکر نہ کرو اگر تمھارا دل چاہے اپنی لڑکی کے پاس رہو اگر یہ منظور نہ ہو تو اپنے گھر پر رہو سو روپیہ ماہوار مقرر کردیا جائے گا جب دل چاہے بے تکلف یہاں چلی آیا کرنا اور اپنی لڑکی کو دیکھ جایا کرنا۔

بی جان :- میرا تو سہارا ہوگیا لیکن دیگر متعلقین کا کیا حشر ہوگا وہ تو مر ہی جائینگے

بہاوالدولہ :- سو روپیہ ماہوار ان سب پر بھی تقسیم کردیا جائے گا لو اب تو خوش ہوئیں یا ابھی کچھ اور خواہش ہے۔

بی جان :- خدا سرکار کو زندہ سلامت رکھے میں تو ہر طرح خوش ہوں اصل میں تو لڑکی کا خوش ہونا لازم ہے۔

ولیعہد :- ہنسکر، تمھیں اپنی لڑکی سے کیا مطلب تمھارا سب ٹھیک ہوگیا۔

بی جان :- واہ حضور میرا کیا ہے میں تو بھیک مانگ کر پیٹ پال سکتی ہوں لیکن یہ ایسا تھوڑی کرسکتی ہے۔

بہاوالدولہ :- تم گھبراؤ نہیں جان عالم نے مذاق سے کہا ہے تمھیں معلوم نہیں جس سے وہ محبت کرینگے اسے تکلیف دینگے۔

بی جان :- ہاں ان باتوں پر مجھے منظور ہے۔

کامیابی کا فقرہ سن کے ولی عہد بہادر کے چہرے سے خوشی کے آثار نمایاں ہوئے اسی وقت پانچ ہزار روپیہ وزیرن جان کے سر سے چھوا کر اسکی ماں کے حوالے کیا دو سو روپیہ ماہوار معہ سیر وائیوں کے مقرر ہوا بہاوالدولہ اکبرالدولہ امیرالدولہ نجم النسا بیگم کو بہت سا زر و مال انعام ہوا اور وزیرن جان کو زیورات بیش بہا نفیس نفیس کپڑے اور

ایک مکان معہ ساز و سامان کے مرحمت ہوا۔

ولیعہد بہادر کو ان سے غایت درجہ محبت تھی اور وہ چاہتے تھے
محل میں کوئی بیگم وزیرن جان کا مقابلہ نہ کر سکے لہذا ویسا ہی ہوا مثل مشہور
ہے۔ جسے پی چاہیں وہی سہاگن۔

محل میں کسی بیگم کا اتنا عروج نہیں ہوا جس قدر وزیرن کا چاہ پیار
کیا گیا یہ محض بیگم ہی کے رتبہ پر نہیں رہیں اس سے ترقی کر کے محل کے
مرتبہ پر پہونچائی گئیں اور نواب نگار محل صاحبہ خطاب پایا۔
ان کا عملہ اپنے تمام ہمعصروں سے بڑھا چڑھا رہا ہے خواجہ سرا ترک سوار
پیادہ سپاہی خدمت گار خواصیں باری داریاں مغلانیاں محل داریں
سیکڑوں ملازم ہوئیں ولی عہد بہادر ہر وقت ناز برداری کو موجود
ادھر کسی چیز کی طرف ان رجحان ہوا فوراً موجود کر دی گئی جدہر ان کی نظر
پڑی ولی عہد بہادر بھی اسی طرف پھر گئے انھوں نے اپنے متوسلین و متعلقین
کی سعی کر کے سرکار ولی عہد بہادر سے رعایتی وظیفے مقرر کرا دئے جو
گھر بیٹھے تنخواہیں پانے لگے اور عیش و آرام سے زندگی بسر کرنے لگے فقط

تمام شد

دلچسپ اور مفید کتابین

عروس مصر

جرجی زیدان ایڈیٹر "الہلال" مصر کے ایک معرکۃ الآرا ناول کا ترجمہ سید ظہور احمد ندوی کے قلم سے بہت ہی دلچسپ قصہ ہے زبان قابل قدر اور انداز بیان دلفریب۔ اس ناول مین صدہا تاریخی واقعات کو روشنی مین لایا گیا ہے۔ مصر کے عیسائیون اور مسلمانون کے تعلقات رسم و رواج اور سیاسی حالات پر بھی روشنی پڑتی ہے حسن کی کشش اور جذبات محبت کے ہوبہو فوٹو کھینچے گئے ہین۔ قیمت رعایتی عہ ر

عبد الرحمن ناصر

خلیفہ عبد الرحمن ناصر کے زمانہ کے واقعات اسکا طرز حکمرانی۔ اس زمانہ کے علمار کا رویہ ارکان سلطنت کے سیاسی جوڑ توڑ۔ خلیفہ کی منظور نظر زہرا کے حالات۔ زہرا کے عاشق صادق سعید کی سعی لاحاصل اور اسکا خاتمہ۔ عابدہ نامی ایک تعلیم یافتہ خاتون کا کمال۔ سعید اور عابدہ کے کیرکٹر اس کتاب کی جان ہین۔ ان دونون کی مزے دار کہانی بہت دلچسپ ہے۔ یہ کتاب بھی جرجی زیدان ایڈیٹر "الہلال" کی اسی نام کی کتاب کا ترجمہ ہے سید ظہور احمد ندوی نے بڑی خوبی سے اسکا ترجمہ کیا ہے قیمت رعایتی عہ ر

سیلاب خون

غدر ۱۸۵۷ء کی ہولناک داستان۔ کمپنی اور اہل ہند کی کشمکش۔ ارکان کمپنی کے جدید قوانین جنمین سے بعض ہندوستانیون کے جذبات کے مخالف تھے۔ اور جس کے باعث ہندوستانی فوج مین ہیجان پیدا ہوگیا۔ سیکر نامی فرانسیسی عیار کا انگریز بن کر انگریزی فوج مین داخل ہونا اور موقع پاکر انگریزون سے برسر جنگ ہونا۔ دیگر ہندوستانی رؤسا کا ملک کی حمایت مین لڑنا۔ باقر خان سردار کا خفیہ سیکرٹری پر تقرر اور اسکی حیرت انگیز عیاریان۔ سیکر کی چالبازیان۔ خفیہ اور باغیون کے جوڑ توڑ فتح و شکست کے عجیب و غریب کارنامے۔ مسٹر گارڈن کی لڑکی ہیلنا اور سیکر کے عشق کی داستان۔ ہیلنا کا قتل۔ اور عبدل نامی باغی کی عیاری خفیہ پولیس

کا قتل - باقر خان کی گرفتاری اور فرار - باغیوں کا قلع قمع - قیمت عہ

آثار سانچی

بھوپال کے قریب سانچی نامی ایک تاریخی مشہور مقام ہے وہاں کے مناظر بیحد دلفریب ہیں بعض شکستہ عمارات اور کھنڈرات میں قدیم نقاشی اور فن مصوری کے جو نمونے پائے جاتے ہیں انہیں دیکھکر حیرت ہوتی ہے کہ زمانہ گذشتہ میں کیسے کیسے ماہرین فن موجود تھے - بودھ مذہب کے صدہا گنبد اور منادر وہاں موجود ہیں جنکے دیکھنے کے لئے امریکہ اور جرمنی تک کے لوگ آتے ہیں اور یہاں کے تاریخی حالات اور معلومات سے مالامال ہو جاتے ہیں اور انکی اشاعت کرکے لاکھوں روپیہ پیدا کرتے ہیں جناب ارشد تھانوی نے وہاں کی سیر سے لطف اندوز ہوکر وہاں کے تاریخی حالات اور نقش و نگار کو اپنے مخصوص شاعرانہ انداز میں صفحات کاغذ پر نمایاں کیا ہے - کتاب مصنف کی طبعزاد نظم اور تصاویر سے آراستہ ہے - محاورات کی شستگی اور الفاظ کی تراش خاص طور پر قابل قدر ہے - کچھ نثر نمونتاً درج کیجاتی ہے - نزہت گاہ ہستی کی دلفریبیاں انسان کو کبھی نچلا نہیں بیٹھنے دیتیں -

لطف مشاہدہ کا ذوق خود بخود اسکا ہاتھ پکڑ کر اس مقام کی جبین سائی کرا دیتا ہے جہاں کی گلکاریوں کے بیش بہا نمونے اپنی داد طلب خوش منظری سے اسکا انتظار کرتے ہیں - قیمت رعایتی عہ

حجاج بن یوسف

جرجی زیدان ایڈیٹر الہلال مصر کے ایک معرکۃ الآرا ناول کا ترجمہ خلیفہ عبدالملک کی پالیسی حجاج بن یوسف کے مظالم حجاج اور عبداللہ ابن زبیر کا معرکہ کعبہ کا محاصرہ عبداللہ ابن زبیر کی شہادت - خلافت کے مدعی اور انکے جوڑ توڑ حسن نامی ایک نوجوان کا عرب کی ایک مشہور لڑکی پر عاشق ہونا یہ واقعہ دلکش انداز اور سلیس عبارت میں بیان کئے گئے ہیں - اس کتاب کے دیکھنے سے اس زمانہ کے طرز جنگ اور رسم و رواج پر پوری روشنی پڑتی ہے - ترجمہ کی خوبی کے لئے سید ظہور احمد ندوی سب ایڈیٹر "ہمدم" کا نام کافی ہے - قیمت عہ

ملنے کا پتہ - صدیق بک ڈپو امین آباد پارک لکھنؤ

بوالہوس بنگالی

ایک بوالہوس بنگالی کی شہوانی ناکامیاب کوششوں کا
ہمت شکن انجام در محبوب تک رسائی اور ناکام
واپسی حیرت انگیز ظریفانہ رنگ ہی پڑھ کر ہنسی
آتی ہے۔ قیمت صرف
۴ر

لاڈو بیگم

بدمزاجی اور چھچھلے پن کا انجام گھر بھر ایذا
لیکن اس کی بدمزاجی نے گھر کو دوزخ
بنا دیا۔ زمانہ کی گردش نے چونکا دیا اب جو
آیا تو لاڈو بیگم کی قلب ماہیت ہو گئی
قیمت ۲ر

درد عشق

عشق و محبت کے دو قصے جو ایک ساتھ
شروع ہو کر ایک ساتھ اچھے انجام پر
ختم ہوتے ہیں۔
قیمت صرف ۴ر

ہوائی بندوق

ایک انوکھی ہوائی بندوق
ایک رئیس کا قتل۔
قیمت دو آنے
۲ر

پاربتی

ایک وفادار حسین دوشیزہ کا بیحد
دردناک افسانۂ محبت۔
قیمت صرف ۴ر

بچھڑوں کا ملاپ

بچہ کا دریا میں بہتے ہوئے جانا ماں باپ کا
صبر۔ کتے کی رفاقت بچہ کا پرورش پانا مدت
کے بعد اپنے والدین سے جوان ہو کر بچہ
کا ملنا۔ والدین کی خوشی۔
قیمت ۴ر

انوکھا فقیر

یورپ میں فقیر کی عجیب و غریب ل
جسے پڑھ کر آپ یقیناً دنگ ہو جاو
فقیر کی بے نظیر شاطرانہ چالاکیاں
ہونا پھر نئے انداز سے ظاہر ہونا
قیمت صرف ۴ر

ناول ہوس